اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ

دیولیون کے مہذبانے وعظ

عرف

مباحثہ سکندر آباد

جوکہ بتاریخ ۳ و ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء بمقام آریہ سماج
سکندر آباد ضلع بلند شہر دربارہ تہذیب وید مولوی ابورحمت
صاحب اور پنڈت مراری لال صاحب وغیرہ
آریون سے ہوا

مطبع فیض عام پریس میرٹھ میں طبع ہوا

مصنف کی کتابین قابل ملاحظہ ہر خاص و عام

تہذیب المکذبین - منشی لیکھرام کی تکذیب براہین احمدیہ کا جواب - حصہ اول - - - - - ۴ر

وید و قرآن کا مقابلہ - تکذیب براہین اور خبط گو وید منتروں کا قرآن شریف کی چند آیتوں سے مقابلہ - ۸ر

رد خطرات - آریون کی راہ نجات کا جواب - آئین نماز روزہ حج زکوٰۃ - کو عقلی و نقلی دلائل سے
نجات کا ذریعہ ہونا اور سندھیا گایتری کے جپ وغیرہ آریون کی عبادتون کا وید و
سے بے سود و بے ثبوت ہونا ثابت کیا گیا ہے - - - - - - - - - - ۴ر

وید کی حقیقت - وید کے چند منتر مع ترجمہ بطور نمونہ تعلیم وید بہ ناظرین کئے گئے ہین جنکی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے - - ار

قرآن کی حقیقت کا جواب - سورہ بقر کی چند آیتون پر جو سورج پرشاد جی آریہ نے اعتراض کئے تھے انکا جواب - ار

لکچر نمبر ا و ۲ - اس باب مین کہ ویدون مین توحید و تہذیب نہین ہے ۰ر

مباحثہ کبیر - اس باب مین کہ وید کلام الہی ہے یا قرآن ۰ر

روزہ خورون کا رسالہ - جو لوگ روزہ نہین رکھتے انکو نظم مین ہدایت کیگئی ہے ۰ر

بے نمازون کا رسالہ - چند مضامین قرآن و حدیث سے انتخاب کر کے نظم مین بے نمازونکو نصیحت کیگئی ہے ۲ر

بخیلونکا رسالہ - پہلے حالات قیصر - درمیان مین بے ثباتی دنیا - پھر بخل کی مذمت اور بخیلون کا بیان ہے ۰ر

اظہار الحق المبین - جواب رسالہ امہات المومنین فحش اور غلط باتون کے علاوہ نہایت تہذیب
کے ساتھ تمام اعتراضون کے جواب دئے گئے ہین نہایت خوشخط ڈمی کاغذ پر چھاپا گیا ہے ار

قرآن مجید کی تعلیم کا قاعدہ - ہر تختی پر نمبر لگا کر اسکا طریقہ تعلیم لکھا گیا ہے مولف کا دعوی ہے کہ اگر
حسب شرائط یہ قاعدہ پڑھا جائے تو پانچ ماہ مین قرآن مجید ناظرہ ختم ہو سکتا ہے
عمدہ خوشخط چھٹی مرتبہ طبع ہوا ہے - ۰ر

صلوٰۃ اور سندھیا کی کتاب - نماز اور سندھیا کا موازنہ و مقابلہ ار

ہدایت نامہ جواب فتح نامہ جی - آرنا بہیاست و منشی لیکھرام جی آریہ مسافر و پنڈت گیا رام وغیرہ کے اعتراضونکا جواب ار

یہ سب کتابین لودھیانہ مین مہتمم رسالہ "نور علی نور" مولوی نور محمد صاحب سے
اور شہر سہارنپور دروازہ جناب منشی نذیر حسین صاحب کا پی نویس سے مل سکتی ہین - طلب فرمایئے

اشتہار واجب الاظہار

بعد حمد و ثنائے خالق ارواح و ذرات اجسام و صلوٰۃ و سلام حضرت سیدنا خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم واضح رہے
ارباب دانش و بینش ہو کہ جن کتابون پر ہمارا مدار استدلال ہے وہ قرآن شریف کے علاوہ چھ ہین انمین سے بدرجہ اول
اصح کتاب جامع بخاری ہے اس سے اُتر کر مسلم ہے اصطلاح اسلام مین ان دونون کو صحیحین کہتے ہین وجہ یہ
کہ انمین باتفاق جمیع علمائے اہل السنت والجماعت تمام حدیثین صحیح و اصح ہین انکے بعد ترمذی۔ ابو داؤد۔ نسائی
ابن ماجہ یا موطا چار سنن ہین اور یہ سب ملکر صحاح ستہ کہلاتے ہین۔ صحیحین کی روایت بلا تامل مقبول و مسلم ہے
اور کتب سنن و ملتزم الصحاح مثل صحیح ابن حبان و مستدرک وغیرہ کی وہ روایت قابل احتجاج ہوتی ہے جو کہ
بسند صحیح مروی ہو یعنی بخاری اور مسلم کی یا فقط بخاری یا مسلم کی شرط پر ہو اور صحیح کے خلاف نہو کیونکہ انمین
حسان ضعاف وغیرہ سب قسم کی روایتین موجود ہین پس جو روایت شرائط مذکورہ کے موافق نہو یا صحیح کے
خلاف ہو وہ ہرگز قابل حجت نہین ہوتی وقت اختلاف باہمی بحکم آیۃ شریفہ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
ہم لوگ قال اللہ و قال الرسول کو اپنا حکم گردانتے ہین یعنی جو قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہے اسپر عمل واجب جانتے
ہین۔ قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر وہ مانی جاتی ہے کہ جو کتب اصول کے مطابق اور سلف صالحین سے مروی ہو مثلاً اگر کوئی
مفسر یون کہدے کہ حضرت عمر نے ایسا کہا تو یہ ہمارے واسطے حجت نہین ہو سکتا جبتک کہ وہ سند حضرت عمر تک نہ پہنچائے
غرضیکہ بے سند روایت وہ ہر کس کی تفسیر اور ترجمہ ہمارے مذہب مین مقبول نہین پس جو کچھ سلف صالحین سے بسند صحیح مروی
ہے یا آیت کا ترجمہ دوسری آیت کریمہ یا حسب محاورہ فصحائے عرب ہو کہ جنکے روزمرہ کے موافق کلام نازل ہوا وہ درست
ہے۔ اسلیے ہر فرقے کے جملے پنڈتون اور واعظون کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ قبل از تحریر جواب کتب اصول
مذکرہ بالا کو کسی سے سبقاً پڑھ لین اور جواب لکھنے کیوقت ترجمہ قرآنی سلف صالحین سے نقل کرین اور کتب مذکورہ
بالا سے حسب شرائط مرقومۃ الصدر جو طبع چاہے لکھین اور منشی لیکھرام جیسے کہ خبط کیطرح فرضی کتابون و جھوٹے ازمنون
سے مقدس اسلام و قرآن مجید کو متہم نکرین کیونکہ اسمین بجز فساد بڑہانے اور اشتعال طبع والانکے کوئی نتیجہ متصور نہین
منشی صاحب کو رنے تکذیب براہین احمدیہ وغیرہ مین یہ شیوہ اختیار کیا ہے کہ مسلمات اسلامیہ و کتب معتبرہ کے خلاف
گری پڑی کتابون سے جو چاہا لکھ مارا چنانچہ خبط کے صفحہ ۳۱۳ مین آپنے بخط جلی لکھا ہے بہشت کی بابت علمائے اسلام
وغیرہ کی رائے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آنجناب علمائے اسلام سے کچھ بہشت کی بابت نقل کرینگے مگر اپنی بے مائیگی
و بے استعدادی کے سبب کچھ نہین کر سکے اور بجائے اسکے حافظ عرفی جلالی جامی کبیر جی گرو نانک صاحبان کا

ایک ایک شعر لکھا ہی جس سی اُنکے آپ تو یہہ جانتے ہونگے کہ بڑی بڑی فضلائے اسلام کی یہہ رائے ہے۔ حالانکہ وہ چند شعرا کے شعر ہین اور اون کتابون سی منقول کہ جو دینیات مین محسوب ہی نہین۔ اور نہ مولف براہین احمدیہ ہی اُنکو مانتا ہے جنکو ملزم گردانا منشی جی کا اصلی مدعا ہے۔

اب یہ مطلع کر دینے پر بہی اگر کوئی شخص اپنی باطنی شرارت اور جبلی عادت سے باز نہ آئے اور کتب مرقومہ بالا کی علاوہ دوسری کتابونسے الزام دے یا شرائط مذکورہ کے علاوہ کسی بے سند روایت پر جسپر جرح کریگا قرآن شریف کا وہ ترجمہ کہ جو سلف صالحین سے مروی نہین معرض اعتراض مین لاکر مضحکہ قرآن اڑائے تو اسکا وہ الزام اور قہقہہ اسلام پر نہین اُسکی ذات پر ہے اور اوسکا جواب دینا بھی ہماری ذمہ نہین بلکہ یہہ خیال کیا جائیگا کہ اُسنے اہل اسلام کے محض دل دکھانیکے نیت سے قرآن پاک اور سچے مذہب اسلام پر بیجا اور مجرمانہ حملہ کیا اور جان بوجھکر ناجایز فعل کا مرتکب ہوا اور خلاف قانون برتاؤ برتا جسکی چارہ جوئی پھر کسی دوسری طرز پر کیجائیگی ہان البتہ یہہ ضرور ہی کہ جسطرح ہمنے اپنی مسلمہ کتابون سے ہر ایک شخصکو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کر دیا ہی اسیطرح وہ بھی بذریعہ تحریر ہمین اطلاع دین در عام طور پر شایع کر دین کہ دیانندی بھاش و تصانیف کے علاوہ ہماری مقبولہ و مسلمہ پوتھیان فلان فلان ہین تاکہ انکے حسب لخواہ اُن سے استدلال کیا جائے۔

چونکہ اتھرون وید اور سام وید کے مضامین پر ابتک تالہ لگا ہی شاید مہاپرلے کی تیراسی تک بھی نہ کھلے اسواسطے آریہ بھائی اس سی استدلال کے مجاز نہین ہو سکتی۔ البتہ جب ہو سکتے ہین کہ اسکا بھی متفق ہو کر ایک ترجمہ شایع کرین وہ امرتسر۔ لاہور۔ اجمیر۔ میرٹھ۔ فیروزپور وغیرہ کی سماجون کے اعلیٰ اعلیٰ اور باحیثیت ممبر بھی اسپر دستخط کر دین کہ فی الواقع یہ ترجمہ صحیح اور قابل تسلیم ہے اور واقعی پوتھیان مذکورہ مسلمہ و مقبولہ مین اُنسے باہر کوئی بجاے اور اُنسے علاوہ دوسری پوتھیون سے آریہ دھرم پر الزام نہ دی انشاء اللہ العزیز تاریخ اطلاع سے انکے ارشاد کی تعمیل پوری پوری کیجائیگی۔ کیونکہ ہمین کورانہ کارروائی منظور نہین۔ احقاق حق و ابطال باطل ملحوظ خاطر ہے اور یہہ بھی واضح ہو کہ ابتک پنڈت دیانند جی اور منشی صاحب موصوف نے جو کچھہ خامہ فرسائی کی ہی یہہ سب ہمارے اصول مذکورہ کی خلاف ہے اسیواسطے ستیارتھہ پرکاش اور خبط اور تکذیب مین انہون نے کسی مضمون پر کتب مذکورہ کا حوالہ نہین دیا اور فرضی وو والو نکے ترجمون اور مولانا ون سے جو جمین آیا لکھہ لیا ہی جس سی ہماری ذمہ کوئی الزام عاید نہین اگر اسمین کسی آریہ کو شبہہ ہو تو پھر خود سے تحقیقات کر کے دکھادے واقعی کارروائی نکلی تو ہم سے اسکا جواب لین اگر غلط نکلی تو پھر حق قبول کرین عذر فضول سمجھا جائے گا۔

وما علینا الا البلاغ المرقوم یکم جنوری ۱۸۹۵ء المشتہر ابو رحمت حسن از میرٹھہ شہراب دروازہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین ۰

امابعد۔ ناظرین باتمکین پر واضح ہو کہ دنیا کا انتظام آدمیون کے اعمال پر موقوف ہے اور آدمیون کے اعمال تین قسم کے ہین۔ **اول**۔ اصول اربعہ۔ (۱) زراعت جسپر کھانا پینا موقوف ہے (۲) پارچہ بافی جسپر تن بدن کا ڈھکنا منحصر ہے (۳) معماری سکونت کیواسطے (۴) سیاست جو باہمی میل جول و اجتماع و معاونت کیلئے ضروری ہے۔ **دویم**۔ وہ اعمال جو اصول اربعہ کے خادم اور مہیا کرنیوالے ہین مثلاً آہنگری درودگری کہ زراعت کی خادم ہے اور دوسری صنعتون کے آلات وغیرہ بھی اس سے بنتے ہین اور روئی نکالنا دُھننا کاتنا وغیرہ پارچہ بافی کے معاون۔ **سویم**۔ وہ اعمال جو اصول اربعہ کو پورا کرتے اور زینت بخشتے ہین۔ مثلاً پیسنا پکانا زراعت کیلئے اور سینا پرونا دھونا وغیرہ پارچہ بافی کیواسطے ہے۔ جیساکہ آدمی کے اجزا کو تمام وجود کے قیام کیلئے ایک دوسرے سے علاقہ ہے ویساہی ان تینون اعمال کو عالم کے قیام سے علاقہ ہے یعنی آدمی کے اجزا بھی تین ہی طرح کے ہین (۱) اصول دل دماغ جگر۔ (۲) انکے خادم رگ پٹھے معدہ وغیرہ (۳) اجزائے زینت بال ابرو ناخن وغیرہ۔

اللہ تعالیٰ ناظم عالم نے ظاہری امور وانتظام کے لحاظ سے اپنے کلام بلاغت نظام قرآن مجید و فرقان حمید کو بھی تین ہی طرح پر نازل فرمایا ہے۔ **اول**۔ آیات توحید جنسے خدا تعالےٰ کی ہستی و احدانیت اور اُسکی ذات کی تنزیہ و تقدیس و صفات کاملہ سے متصف ہونا ثابت ہے تاکہ لوگ اسپر غور کر کے یقیناً جان لین کہ درحقیقت اس کارخانہ کا منتظم و مالک مدبر خداوند قادر مطلق ہے ہماری زراعت و حرفت و صنعت اُسکی قدرت کاملہ کے روبرو ہیچ

اور زمین و آسمان وغیرہ مخلوق کا کل نقشہ اُسکی قلم قدرت کا ایک نقطہ ہے اُسنے جو کچھ کیا ہو گیا اور جو کرتا ہے ہوتا ہے اور جو کریگا ہو گا۔ کوئی شے ہمارے اعمال کے نتیجہ سے پیدا نہیں ہوئی سب اُسی کی پیدا کی ہوئی ہین اور کچھ بھی اُسکی قبضۂ قدرت سے باہر نہیں۔ دوسری آیات بینات امر و نہی جنسے امور سیاست و تمدن و طرز معاشرت وغیرہ کی اصلاح اور اخلاق کی درستی ہوتی ہے تاکہ لوگ انانیت عجب و تکبر چھوڑ دین کسی پر ظلم و زیادتی وغیرہ بداخلاقی نکرین بلکہ باہم مالوس و مالوف رہین اور ایک دوسرے کو مدد دین۔ تیسری۔ آیات وعدہ وعید جنسے اعمال کے نتائج اور نیکی بدی کا پھل معلوم ہوتا ہے۔ تاکہ لوگ اپنی ذات و اعمال کی خود بخود اصلاح کرین چونکہ تمثیلی طور پر انسان جلد سمجھ لیتا ہے اور واقعات زیادہ تر موثر ہوتے ہین۔ اسواسطے آیات مثل و اخبار نازل فرماکر ان تینون طرح کی آیات کی تائید کی تاکہ لوگ بخوبی سمجھ لین اور اتمام حجت ہو۔

یہ بھی واضح ہو کہ اصول اربعہ مذکورہ بالا مین سے سیاست افضل ہے جسپر باہم مانوس رہنے اور عمدہ طور پر اوقات بسر کرنیکا مدار ہے اسلئے سیاست والے شخص مین ایسے عمدہ کمالات ہونے چاہئین جو دوسری صنعتون مین درکار نہین اور انہین کمالات کے سبب سیاست والا شخص اہل صنعت و حرفت وغیرہ سے خدمت لیتا اور سبکو اپنا تابع جانتا ہے۔

سیاست کے چار مرتبے ہین۔ اوّل نبوت جسکی بدولت ہر خاص و عام پر ظاہر و باطن اور ہر حال مین انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے۔ دویم۔ حکومت جسکے باعث ملوک و سلاطین کا ہر خاص و عام کے ظاہر پر حکم ہوتا ہے۔ سویم علم جسکے باعث علما وارث انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام قرار دئے گئے ہین چنانچہ اُنکا حکم خاص لوگون کے باطن پر ہے عوام کی فہمید کو اتنا رتبہ حاصل نہین کہ انسے مستفید ہو اور نہ علما کو اتنی طاقت کہ لوگون کے ظاہر پر تصرف کرین۔

چہارم۔ وعظ و پند جسکی بدولت واعظ صاحب سیاست ہوتے ہین۔ اُن کا حکم عموماً لوگون کے دلون پر مسلط ہوتا ہے۔

پھر سیاست نبوت کے بعد سیاست علم اشرف و اعلیٰ ہے کہ لوگون کو بدعادتون اور بُری خصلتون سے روکنے اور عمدہ اخلاق کی راہ پر لانیسے بڑھکر کوئی سیاست و حکومت نہین اسی طرح تمام علوم

مین افضل و اعلی و اولی و جامع فرقان حمید قرآن مجید کلام الٰہی ہے جسکی نور ہدایت سے عرب جیسا سخت و سیاہ دل ملک عرصہ دس سال مین آفتاب عالمتاب کی طرح تابان و درخشان ہوگیا اور پہلی صدی ہی مین ہی اُسکی نورانی شعاعون کے جلوہ سے ہفت اقلیم سے جہل و سفاہت کی تاریکی کا نشان مٹ گیا جسکے فقرہ فقرہ سے تہذیب و اخلاق کی درستی ٹپکتی ہے اور ایک شوشہ بھی رشد و ہدایت و حکمت سے خالی نہین۔

البتہ یہ امر ضرور بحث طلب ہے کہ وہ کونسی صفت خاص ہے جسکے لحاظ سے قرآن شریف بامثل اور جن و انس وغیرہ مخلوقات اُسکی نظیر لانیسے عاجز۔ اور وید باوجود اسقدر جسیم و ضخیم اور بہت بڑا معمر اور پُرانا ہونیکے بھی قرآن شریف کے ہم پلہ نہین اسکا فیصلہ یون ہوسکتا ہے کہ اول تو بزرگی بعقل است نہ بسال۔ زیادہ معمر اور پُرانا ہونا دلیل بزرگی نہین۔ بزرگی کا دار و مدار ذاتی خوبیون اور صفات کاملہ پر ہے نہ حجم و ضخامت پر مثل مشہور ہے۔ ہرچہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔ ع

فربہی چیزے دگر آماس چیزے دیگر است ٭ اور یہ ظاہر ہے کہ جب دو چیزین باہم مقابل رکھی جائین یا کسی بات مین شریک ہون اور ایک مین کوئی بات زیادہ ہو تو اُسکو کہینگے کہ یہ دوسری سے افضل و زیادہ ہے لیکن یہ فضل و زیادتی اُس چیز کے کمال مین ہونی چاہئے مثلاً گھوڑا جو گدھے سے افضل ہے تو باربرداری مین نہین بلکہ شان و شوکت تگ و دو خوبصورتی وغیرہ مین ہے۔ اب کسی گدھے کو بہت سا زیور پہنادین تو یہ ہرگز نہ کہینگے کہ وہ گدھا گھوڑے سے افضل ہے کیونکہ وہ زیور کی آراستگی ظاہری فضل ہے باطنی نہین اور یہان غرض باطنی صفات سے ہے۔

اول تو قرآن شریف بلا نسبت غیر بالذات و مطلق فضیلت رکھتا ہے کہ کلام الٰہی ہونیکی وجہسے وہ خدا تعالی کی صفت کمال ہے جو دوسرے کے کلام مین ہو نہین سکتی اسیواسطے معاندان عرب باوجود دعوی خدائے زبین ادب کے قرآن شریف کی نظیر اور ایسی صفت کا کلام لانیسے عاجز آئے باوجودیکہ ان سے تحدی و مقابلہ کیا گیا اور بار بار کہا گیا کہ اسکی مثل بنالاؤ۔ دوسرے اگر جزوی طور پر غور کیا جائے تو بھی قرآن شریف کی کسی صفت خاص کے ہم پلہ کوئی کتاب نہین ہوسکتی کیونکہ اسکے جملہ صفات ایسے اعلی درجات اور کمالات پر واقع ہوئے ہین کہ طاقت جنی و بشری وغیرہ مخلوق کو وہان تک دسترس نہین اور جس صفت مین کوئی غور کرے اسی کو اعجاز و بینظیری

کی وجہ قرار دے سکتا ہے۔
علمائے علم کلام و تفسیر مین قرآن شریف کو مختلف صفات کاملہ مین بے نظیر جانکر اپنے اپنے مذاق پر ہر صفت کو خصوصیت کے ساتھ اُسکے بے مثل ہونیکا باعث قرار دیا ہے۔

(۱) اکثر نے کہا کہ قرآن مجید اپنی پُر اثر تاثیر مین بے نظیر ہے کہ عرب خصوصاً قریش و اہل مکہ پر کسی آسمانی و روحانی کلام یا فلسفی تعلیم کا معتدبہ اثر کبھی نہین پڑا اور کسی کتاب نے اپنی نمایان تاثیر سے انکو متاثر کبھی نہین کیا چنانچہ صحیفۂ سیرمیانبی اسپر شاہد ہے مگر قرآن شریف نے اول عرب کے تمام قبائل و اقوام پر پھر کافۂ انام پر وہ قابل قدر اثر دکھایا جسکی نظیر کتب تواریخ و صفحۂ عالم پر نظر نہین آتی۔ ذرا ہندو آریون کے اُستاد زندوستا والے ہی نگاہ اُٹھاکر دیکھین اُنکے علیمن الشمس (آتشکدہ) کی کرنین کہانتک پہنچین یا یہود ہی بتائین کہ غیر قومون نے خرمن تورات سے کتنا فائدہ اُٹھایا۔ عیسائی صاحبان زیادہ نہین تو وہ انجیل ہی دکھادین جو بزبان مسیح نازل ہوئی تھی اور موجودہ انجیلین مسیح پر نازل شدہ نہین ہوسکتین کیونکہ انمین مسیح کے فوت ہونے اور اُنکے کفن دفن وغیرہ کے حالات درج ہین اور نیز وہ واقعات بھی مرقوم ہین جو مسیح کے بعد وقوع مین آئے تھے یا ویدوالے ہی غیر ممالک مین اسکا نشان دین کہ ویدون نے کہان کہان اور کیا کیا اپنا اثر ڈالا کیونکہ چیز کے پورا اثر ڈالنے اور عمدہ تاثیر کرجانیکا اندازہ ہمیشہ تاثیر حاصل کرنیوالی چیز کے سنٹر اور مرکز پر نظر کرنیسے ثابت ہوا کرتا ہے اسلئے کہ جب موثر کا اثر متاثرہ کے مرکز پر پہنچگیا تو جانو کہ موثر نے اپنی پوری پوری قوت دکھادی بس قرآنی تاثیر جانچنے کے وقت دیکھو یروشلم آتشکدہ آذر۔ ویدوالون کی ویدی دھون کنڈ وغیرہ بتاؤ قرآنی تاثیر سے کوئی بچا اور سوائے قرآن کے کسنے عرب کے سنٹر یا مرکز پر اپنا نقش قایم کیا۔

(۲) اکثر نے کہا قرآن شریف اپنی بے نظیر ہدایت مین بے مثل ہے کیونکہ الہیات سیاست تمدن معاشرت اخلاق ملت کے ضوابط حکم نافعہ کے اصول وغیرہ قرآن شریف مین اسقدر موجود ہین جنکے بعد ہمین کسی الہامی و آسمانی کتاب یا روحانی تعلیم یا قومی دستور العمل یا قانون کی ضرورت نہین چنانچہ خود قرآن کا بیان ہے هُدًى وَتَفْصِيلًا لِكُلِّ شَيْءٍ۔

(۳) کسی نے کہا کہ قرآن شریف اپنی اخبارات و دعاوی مین بے مثل ہے جیسے اُسنے یہ خبر دی کہ اپنے لانے والے کے حق مین کہا وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذًا لَارْتَابَ

الْمُبْطِلُوْنَ (عنکبوت) ترجمہ اور تو پڑھا نہ تھا اس سے پہلے کوئی کتاب اور نہ لکھتا تھا اپنے دائین ہاتھ سے (اگر ایسا ہوتا) تو البتہ شبہ کھاتے یہ جھوٹے لوگ"۔ مگر کوئی شخص سرور دین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پر یہ طعنہ نہین دیسکتا کہ آپنے فلان شخص سے سیکھا یا مینے آنجناب کو سکھایا یا فلان اہل علم کے جلسے مین بیٹھے دیکھا ہے۔

(۴) بہتون نے کہا کہ اخبار آئندہ کے بیان کرنیکے لحاظ سے قرآن شریف بے نظیر ہے کہ جن باتون کی نسبت اُسنے خبر دی تھی اُنکا ظہور وقتاً فوقتاً ہوتا رہا اور ہوتا رہتا ہے چنانچہ فتح مکہ کی خبر احزاب کا فرار آپ کی کامیابی دین اسلام کا قیامت تک رہنا حرمین شریفین پر مخالفان اسلام کا ابد التسلط نہونا کلام مجید کی ایک آیت بڑی یا چھوٹی سی سورہ کی مثل لانیسے مخلوقات کا عاجز رہنا وغیرہ۔

(۵) بہتیرون نے کہا کہ روحانی تعلیم کے اعتبار سے قرآن شریف تمام آسمانی وروحانی کتابون کا جامع ہے چنانچہ اُسنے خود بھی اُسکی خبر دی کہ وَاَنْزَلْنَا اِلَیْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ (المائدہ) ترجمہ اور ہمنے اُتاری تجھپر کتاب برحق اُس چیز کی مصدق کہ روبرو اسکے ہے کتاب سے اور سب پر شامل"۔ اور دوسرے مقام مین ہے۔ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ترجمہ قرآن شریف مین لکھی ہین ہمیشہ رہنے والی باتین۔

(۶) کسی نے کہا کہ قرآن شریف معارضے اور مخالفون کو جواب دینے مین بے نظیر ہے عرب کے دل اسکے معارضہ سے ہار گئے تھے چنانچہ جو شخص معارضہ کیلئے آتا سُنتے ہی ایمان لاتا جسکے باعث اسکو مشرکان عرب سحر سے تعبیر کرنے لگے اور کہا اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ کہ کیا تم آنکھون دیکھتے جادو مین پڑتے ہو۔

(۷) اکثرنے کہا قرآن شریف فصاحت و بلاغت مین بے نظیر ہے اور وقت کے لحاظ سے جہانتک خیال کیا جاتا ہے یہی وجہ زیادہ تر قوی اور مستحکم معلوم ہوتی ہے کیونکہ یہ دعوی مکہ معظمہ مین نزول قرآن کے شروع شروع پیش کیا گیا تھا اور جبتک قرآن شریف کی بے نظیر تاثیرات ہدایات واخبارات ومعارضات کا ظہور پورا پورا اور کامل طور پر نہین ہو چکا تھا۔ چنانچہ سورہ اسرا کی اس آیت سے ہویدا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ

لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا - ترجمہ اے مخاطب کہدے ان لوگون سے کہ اگر آدمی اور جن جمع ہون اسپر کہ لاوین اس قرآن کی مثل تو ہرگز نہین لا سکینگے اگرچہ بعض ہون بعض کے مددگار۔

چونکہ قدرتی اشیا مصنوعی اور مصنوعی قدرتی نہین ہوسکتین جیساکہ قدرتی اور مصنوعی برف مین فرق ہوتا ہے اسی طرح انمین بھی فرق ہوتا ہے اور ہمین ایک ایسی قوت ممیزہ عطا کیگئی ہے جس سے ہم سورج کی دھوپ اور آگ کی گرمی اور پانی اور برف کی خنکی مین فرق معلوم کرلیتے ہین اُسی قوت کے زور سے ہر ذیشعور انسان خدا کے اور بندے کے کلام مین فرق کرسکتا ہے بشرطیکہ نور بصیرت رکھتا ہو اگر یہ نہین تو کچھ بھی نہین کرسکتا۔

جسطرح بصارت کی کمی کے سبب چُندھے کو کم سوجھتا اور احول کو ایک کے دو نظر آتے ہین اسی طرح بصیرت کی کجی یا کمی کے سبب بھی بے نصیب لوگون کو قرآن شریف کے اندرونی معاملات کم سوجھتے یا ٹیڑھے نظر آتے ہین۔ یا جسطرح صاف وسفید عینک سے چشمہ آفتاب وغیرہ سفید چیزین سفید نظر آتی ہین اور مکدر سے مکدر۔ اسی طرح اہل حق جو نور بصیرت رکھتے ہین قرآن مجید کو مجلّے ومصفے روشن وتابان پاتے ہین۔ اور جو لوگ تعصب کا چشمہ لگاکر اسپر نگاہ ڈالتے ہین اُنہین یہ مکدر ہی نظر آتا ہے درحقیقت نور قرآن مکدر نہین ہے

زآبگینہ زرد چون سازی نقاب		زرد بینی جملہ نورِ آفتاب
بشکن آن شیشہ کبود وزرد را		تا شناسی گرد راہ و مرد را

جو کور باطن مضامین قرآنی کی کنہ تک نہین پہنچ سکتے اور جہالت وضلالت کے گڈھے مین خواہ نخواہ گر گر پڑتے ہین اُنکی نظیر ایسی ہے کہ جیسے کوئی اندھا کسی مکان مین داخل ہوا اور اندھے پن سے برتنون پر گر پڑے اور کہے کہ یہ برتن رستے سے الگ کیون نہین رکھے گئے۔ اور دیکھنے والے کہین کہ برتن تو سب رستے سے الگ باترتیب رکھے ہین تم ہی خلل نظر کے سبب اُنپر جا چڑھے یعنی کور باطنی کے سبب انہین کچھ نہین سوجھتا اور ٹھوکرین کھاتے مسلمانون پر غراتے ہین۔

سچ پوچھو تو نپٹ اندھے پن سے کور باطنی زیادہ نقصان رسان ہے بالخصوص ان لوگون کو جنکی ہیے کی پھوٹ گئی ہے اور اندھے گھوڑے بے علمی پر سوار ہین اُسکے ٹھوکر کھانے اور اپنے

گرنے کی پرواہ بالکل نہین کرتے حالانکہ یہ کام اُنکی ہلاکت کا باعث ہے۔

الحاصل جسطرح سواری کیلئے عمدہ گھوڑا ہاتھ پاؤن سے درست کمر کا مضبوط نظر و قدم کا تیز درکار ہے تاکہ منزلِ مقصود پر بخیریت پہنچادے اسی طرح محقق کے واسطے عقل و مرکب عقل کا ٹھیک ٹھیک یعنے علم اور ہوش و حواس کی درستی واجب ولابدی ہے تاکہ معارف و حقائق اشیا کی کنہ تک رسائی ہو اور کام جان برآئے۔

قرآن شریف کی بابت مخالفان اسلام نے آجتک جو کچھ لکھا پڑھا ہے اُس سے بالتصریح واضح ہے کہ اُنہون نے علم و عقل سے کام نہین لیا محض کورانہ کارروائی کی اور کفار قدیم کی راہ لی ہے۔ اور اتنا بھی کسی نے نہین سوچا کہ قرآن کریم بزعم کفار قدیم اگر قریشی مرد حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا تھا تو آخر وہ بھی قریشی ہی تھے اپنون بیگانون جنون بھوتون دیوی دیوتاؤن مین سے ایک شخص یا سب ملکر قرآن شریف کی ایک بڑی آیت یا چھوٹی سی سورۃ بناکر پیش کردیتے یہی پادری۔ آریے جنکے کروڑ رو روپیہ مشن اور سماج کی کارروائیون مین خرچ ہوتے ہین۔ ایک دو بڑی آیتین یا چھوٹی سی سورۃ بناکر مسلمانون کو ملزم ٹھہرا دیتے لیکن تیرہ سو سال گزر چکے اور کوئی بھی ایسا نہین کرسکا حتی کہ فصحا و بلغائے عرب نے بھی اس سے عجز ہی ظاہر کیا باوجودیکہ وہ آپ کو رسول برحق نہین مانتے تھے بلکہ قرآن شریف کا بانی جانتے اور ہر وقت مخالفت و نافرمانی مین کمربستہ مستعد و تیار رہتے تھے اور جناب سرور دین نے اُنکو بہت بڑی لمبی چوڑی مہلت دے رکھی تھی۔

قرآن شریف کی لفظی و معنوی خوبیان قدرے ملاحظہ ہون

(۱) مجاز مرسل

ا	استعمال الظرف للمظروف	تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ
ب	بالعکس	فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ
ج	استعمال اللفظ الکل فی الجزء	يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِم
د	بالعکس	فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ
ہ	استعمال اللفظ السبب فی المسبب	وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ
و	بالعکس	يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا

ز	استعمال اللفظ فیما یؤول الیہ	اِنّیٓ اَعْصِرُ خَمْرًا
ح	ایضاً باعتبار ما کان	وَآتُوا الْیَتٰمٰی
ط	استعمال اللفظ لاجل مضافہ	وَاسْئَلِ الْقَرْیَۃَ الَّتِیْ کُنَّا فِیْھَا
ی	بالعکس	مِمَّا تَرَکَ آلُ مُوْسٰی وَھَارُوْن
۲	النسبۃ الی غیر ما ھی لہ	فَاتَّخَذْتُمُوْھُمْ سِخْرِیًّا حَتّٰی اَنْسَوْکُمْ ذِکْرِیْ
۳	التشبیہ	مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ
۴	الاستعارۃ	اِنْ ھُوَ اِلَّا مَلَکٌ کَرِیْمٌ
۵	الجناس	وَھُمْ یَنْھَوْنَ عَنْہُ وَیَنْئَوْنَ عَنْہُ
۶	الجمع	یَوْمَ یَاْتِ لَا تَکَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِہٖ
۷	التفریق	فَمِنْھُمْ شَقِیٌّ وَّسَعِیْدٌ
۸	التقسیم	فَاَمَّا الَّذِیْنَ شَقُوْا فَفِی النَّارِ وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ
۹	الطباق ھو الجمع بین المعنیین المتقابلین	لَھَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْھَا مَا اکْتَسَبَتْ
		تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ
۱۰	القلب	
۱۱	العکس	رَبَّکَ فَکَبِّرْ
۱۲	صنعۃ الاشتقاق	فَاَرَدْتُّ - فَاَرَدْنَا - فَاَرَادَ رَبُّکَ
۱۳	المشاکلۃ	یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَھُوَ خَادِعُھُمْ
		وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ
		صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً
۱۴	المبالغۃ	یَکَادُ زَیْتُھَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ - نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ
۱۵	رعایت الفواصل	قطع و فواصل آیات
۱۶	اتیان اللفظ الواحد بمعنی مختلف	
	الاستھزاء ۲ بمعنی ھزؤ	قَالُوْآ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَھْزِءُوْنَ

ب بمعنے جزاء اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ

الخیر ا بمعنی خیل اِنِّیْ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَیْرِ عَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ ای حب الخیل

ب بمعنے مال وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ای لحب المال البخیل

ج بمعنے خبز رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ای من خبز

د بمعنی خیر لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَہْرٍ ای افضل

ہ بمعنے جنس خیر فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ای من جنس خیر

۱۷ تہذیب (۱) یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّوَارِیْ سَوْاٰتِکُمْ وَرِیْشًا وَلِبَاسُ التَّقْوٰی ذٰلِکَ خَیْرٌ

(الاعراف) ترجمہ۔ اللہ تعالی فرماتا ہے ہم نازل کر چکے تمہارے لئے پوشاک کہ ڈھانکے تمہارے عیب اور زینت اور پرہیزگاری کے کپڑے سو وہی بہتر ہین۔ فائدہ جاہلیت کے عرب ننگے طواف کرتے تھے خدا تعالی نے عام طور پر یہ تعلیم دی اور برہنگی کا نام تہذیب کی وجہ سے نہ لیا بلکہ یون کہا کہ لباس تمہارے عیب ڈہانکتا ہے تم ایسی عمدہ چیز چھوڑ کر برہنہ طواف مت کرو۔

ب فَلَمَّا تَغَشّٰہَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِہٖ (الاعراف) ترجمہ سو جب اُس مرد نے اُس عورت کو ڈہانکا تو اُسکو خفیف سا حمل رہگیا اور وہ حمل سے چلتی پھرتی رہی قائدہ یہ حکایۃ کسی شخص کا ذکر ہے تہذیب کے لحاظ سے خدا تعالے نے ڈہانکا فرمایا۔

ج وَرَاوَدَتْہُ الَّتِیْ ہُوَ فِیْ بَیْتِہَا عَنْ نَّفْسِہٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ ہَیْتَ لَکَ (یوسف) ترجمہ۔ اُس عورت نے یوسف کو پھسلایا اپنا جی تھامنے سے کہ وہ جسکے گھر مین تھا اور بند کئے دروازے اور بولی شتابی کر۔ فائدہ حضرت یوسف جسکے گھر رہتے تھے اُس عورت نے اُنکو بند مکان مین گھیر لیا اور جماع کی خواستگار ہوئی اسمین شتابی کرنا کنایہ جماع سے ہے۔

تمام قرآن شریف کے سلک نظم مین اسی طرح گوہر تہذیب و درہائے مضامین شستہ مسلسل پائیجاتے ہین کوئی فقرہ امثلہ مذکورہ کی رعایت سے خالی نہین اور جملہ علوم حقہ و فنون مکتسبہ آیت آیت سے ہویدا ہین پس قرآن شریف کیا ہے ہر صفت کاملہ سے موصوف و خوبیہائے متکاثرہ کا

جامع ہے لیکن جب مقابلے مین ویدون پر نظر ڈالی جاتی ہے تو ان مین کسی جگہ کوئی لفظی یا معنوی خوبی نظر نہین آتی ہان عبارت کا بھداپن اور ناقص تشبیہات اور سویشی پالنیوالون اور دیہاتی لوگون کی سی تمثیلین بے جوڑ اور خلاف تہذیب خیالات اکثر پائے جاتے ہین جنسے ہر دانشمند یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ امور متذکرہ کی رعایت ویدون مین قصداً نہین رکھی گئی اور فی الواقع وہ کتابین اُس پایہ کی نہین جو اُنکے معتقد بیان کرتے ہین یا انقلاب زمانہ کے سبب خلقت کے خیالات ہی بدل گئے ہین اسلئے تہذیب کے رتبہ سے گری ہوئی معلوم ہوتی ہین مشتے از خروارے دیانندجی کا ناگری یجروید بھاشیہ حصہ اول باب ۸ منتر ۸ و ۱۰ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ بطور نمونہ تعلیم وید ناظرین ملاحظہ فرمائین کیونکہ وہ اُنکے ہاتھ کا چھپوایا ہوا ہے - اور غیر کے تصرف سے بری ہے - علاوہ بران لاولدی وغیرہ آفت کے وقت (نیوگ) اور جوان لڑکیون کو شوہر پسندی کی ہدایت ویدون نے بڑے بڑے مبالغون سے بیان کی ہے -

پھر بسنت منانے کی تعریف مین ویدون کا بہت بڑا حصہ صرف ہوا ہے منو وغیرہ وید والے بیان کرتے ہین کہ دیوتا کا ایک دن رات انسانون کے سال بھر کا ہوتا ہے یعنے چھ مہینے کی رات اور چھ مہینے کا دن اور بسنت کا موسم دیوتاؤن کے دن کی پو پھٹنے کا وقت ہے اور پو پھٹنے کیوقت قسم قسم کی چڑیین اپنے اپنے لب لہجے مین سرود نوازی کیا ہی کرتی ہین جنکو سُنکر دل خوش ہوتے اور خدا یاد آتا ہے - بنا بر علیہ ہولی مین گانا بجانا محض دل کی اُمنگ نکالنے اور اُداسی دور کرنے کیلئے نہین بلکہ اپنے منور دیوتاؤن کو میٹھے میٹھے سرود سُنا سُنا اور من بھائی راگنی گا گا جگانا ہے کہ ہمارے دکھ کی رات کٹی اور اُنکی بیداری کا وقت آگیا وہ ہمین ہر دکھ سے بچائینگے پھر ایسے مسرت کے زمانے مین جو کچھ رنگ بدلتے اور چوٹ پر ڈھکے کی اور دھیمی دھیمی سرون مین گایا جاتا ہے اس سے ہر ایک انصاف پسند ویدون کی تعلیم اور ویدوالون کی تہذیب و اخلاق کا اندازہ کر سکتا ہے -

نیز ویدک سنسکرت مین दिव دِو کے معنی کھیل جیتنے کی خواہش جو آسکا اسم فاعل دیوتا بمعنے کھلاڑی جیتنے کی خواہش کرنیوالا جواری بھی ہین - اور دِو یعنے جوے کے سبب ایک خاص رات کا نام دیوالی یعنے جوئے کی آلی (ظرف) ہے اس رات مین ہر ایک مرد و عورت

وید کا ماننے والا عبادت گہ جوا کھیلتا ہے اس رات کی عظمت اُنکے دلون مین ہندؤن کی شوراتری اور مسلمانون کی شب قدر سے ہزار درجہ بڑھکر ہے ہندؤن کے پرانون اور کتب تواریخ مروجہ مدارس سرکاری وغیرہ مین مدلل مذکور ہے کہ وید والے جوئے کے بڑے شوقین تھے جواری کی بیوی اور بچون کی حالت جو کچھ ہوتی ہے اسکا بیان رگوید مین بکثرت ملتا ہے اور دیوتا کی ستایش سے کوئی وید منتر خالی نہین ربا اینہمہ خوبی وخوش اسلوبی گناہون کی فہرست ویدون نے بالکل نہین دی - پھر مسائل مذکورہ بالا کی اجازت دینا اور گناہونکی فہرست نہ دینا خالی از علت معلوم نہین ہوتا اور یہ بھی سمجھہ مین نہین آتا کہ خلاف تہذیب اور بے وقعت مضمون کو کسنے دیوتا اور دیویون نے بنائے اور بیاس جی وغیرہ نے کس غرض سے جمع کرائے اور ویدون کی بنیاد راگ راگنیون پر کیون ڈالی گئی آیا بسنت ہولی وغیرہ مین گانے کو یا کسی خاص مصلحت کیلیئے اور دیانندی ان کو کلام الہی کیون مانتے ہین حالانکہ کلام الہی کی سی ایک بات بھی اُن مین نظر نہین آتی -

اول تو وید کمیاب پھر ناتمام کہ حسب اقرار دیانندجی گیارہ سو اٹھائیس شاخون مین سے صرف یہی چار ٹکڑے کسی کسی برہمن کے یہان سے ملتے ہین اور باقی شاخون کا روئے زمین پر پتا نہین پھر اُس زبان مین ہین جو مروج نہین بلکہ مردہ یا شِہ مردہ ہے جبپر ترجمون کی فہمید اور راؤن کا اختلاف ایک نیا رنگ دکھلا رہا ہے اور ہم یقینی طور پر حق کسی کی جانب ثابت نہین کر سکتے بلکہ کہہ سکتے ہین کہ حسب قاعدہ اصول (اذا تعارضا تساقطا جب دو چیزین باہم متعارض ہون دونو پایہ اعتبار سے ساقط ہین) باہم متعارض و متضاد ہونے کی وجہ سے ویدون کا ترجمہ کوئی بھی قابل اعتبار نہین لیکن اس خیال سے کہ آریے حال کے ترجمے کو سب سے بر تر و راجح جانتے ہین اگرچہ یہ ترجیح بھی بلا مرجح ہونیکے سبب قابل اعتبار نہین تو بھی زمانہ کی لحاظ سے ہمین اُسی کی طرف متوجہ ہونا ضروری و لازمی ہوا -

اسلئے ہم نے بڑے شوق سے دیانندی بھاشیہ خرید کر اُسکا مطالعہ شروع کیا اتفاقاً میری نظر منترہائے مذکورہ بالا پر جا پڑی کچھ یونہی طبیعت پر زور دینے سے معلوم ہوگیا کہ وہ پرمیشور کا کلام نہین بلکہ دیویون کے مہذبانہ وعظ مین پھر تو مارے غیرت کے میرا خون پسینہ

ہو کر یہ نکلا کہ یہ خدا کا کلام کیسا بتایا جاتا ہے جسمین رشد و ہدائت کی بو تک نہین اور کس پر تے
پر قرآن شریف کو نشانہ اعتراض بناتے اور قومی تہذیب کا خون بہاتے ہین اگر مین اکیلا ہوتا
یا رات نہوتی تو دھاڑین مار مار روتا مگر اس خیال سے کہ پاس والے نہ چونک اٹھین زہر کے
سے گھونٹ پیکر رہگیا اور سخت رنج و تعب مین رات گذری افسوس ایسی شرمناک باتین کہ
جو محض گانے کیلئے تجویز ہوئی تھین بنی نوع مین مذہبا پھیلین اور کلام الہی مانی جائین اور
جو درحقیقت عبرت نامہ ہدایت نامہ غذاے روح و روان زیور دین و ایمان زینت ہر دو جہان
شجاعت و سخاوت مروت و محبت سیاست و متانت صبر و توکل حیا و شرم حسن خلق وغیرہ
شائع کرنیوالا فسق و فجور کفر و شرک بدعت و ضلالت دل کی سختی اور زیغ و فسادت کا مٹانی
والا دنیا سے نفرت آخرت کا شوق دلانیوالا اور خدا تعالے سے ملانیوالے اسلام کی حقیقت
اور خوبیان بتانیوالا مذاہب باطلہ کی بطالت اور برائیان سوجھانیوالا حبل متین فرقان
مبین کتاب حمید قرآن مجید کہ من کل الوجوہ اور سر تا سر وحی الہی ہے ایک معمولی سی بات
جانکر ہر برائی کا مرجع اور معرض اعتراضات بنایا جائے حیف صد حیف۔

خیر شب تو جیسے گزری گزری صبحدم مین نے ایک پڑھے لکھے برہمن سے اصل حقیقت دریافت
کی۔ اُسنے کہا کہ قرآن شریف ایک دفتر توحید ہے جس سے بچہ بچہ واقف۔ اور خداوند کریم نے اُسکی
حفاظت کی تدابیر بھی عمدہ فرمائین کہ اول تو ایسے زمانے مین نازل فرمایا کہ خلقت کے دل
علم کی طرف مائل تھے صدہا نے خود بخود حفظ کر لیا پھر اُسکی بلیغ زبانی و خوش الحانی تہذیب
خوانی وغیرہ کے سبب ہر زمانے مین ہزارون آدمی حفظ کرتے اور دور سناتے رہتے ہین کاغذ
بکثرت اور صدہا مطابع پیدا ہو گئے پھر باوجود ہر خوبی کا جامع ہونیکے نہایت ہی کم حجم
اور تذکیر کے رو سے تو وہ اسم بامسمے ذکر ہی ہے اور نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون
کا مصداق ہے بخلاف اسکے ویدون کو ایک ایسا درخت عظیم یا شجر ابو الشعب خیال کرنا چاہیے
جسکی گیارہ سو اٹھائیس شاخین ہون (دیکھو مکا صـ ۲۲۲ سطر ۱۴) آپ ہی فرمائین کیا اتنا بڑا
درخت ایک گاڑی (سینہ آدمی) مین اُٹھ سکتا ہے یا کسی گھر (ظرف انسان) مین جمع
(حفظ) ہو سکتا ہے ہرگز نہین اسکے لکھنے کیواسطے تمنون کاغذ اور سیکڑون کاتب چاہئین

پھر ایسے وقت مین الہام ہوا بتاتے ہین کہ فن تحریر و کاغذ ایجاد نہین ہوا تھا اور تعلیم و تعلم کا نام نہ تھا اور ایسی زبان مین کہ ان رشیون کی وہ بولی نہ تھی اسیواسطے اُسکا ترجمہ بیان کرنا نہین پائے اور مر گئے۔ غرضیکہ حفاظت نہو سکنے کے سبب ویدرخت سوکھنا شروع ہوگیا آج ایک شاخ گری کل دوسرا گدا لوٹ پڑا۔ اسی طرح تمام درخت کالعدم ہوگیا موجودہ وید اُسکی ایک ننھی سی ڈالی کے چار ٹکڑے بھوج پتر اور ٹھیکرون پر لکھے ہوئے ہمین نصیب ہوئے گیرٹی کو کاسہی دریا یہان اتنا بھی حفظ کرنا مشکل ہے چنانچہ ویدون کا حافظ ہندوستان بھر مین نہ کوئی ہوا نہ ہے اور نہ آئندہ ہونے کی امید اور جس زمانے کی یہ بحث بہا تختی ہے اُس زمانے کے لوگون کے نزدیک یہ الف بے بھی نہین اور جن منترون کی بابت آپ دریافت کرتے ہین یہ اُس یجر وید کے ہین جسکی بابت محقق پنڈتون نے برہم بھاشیہ وغیرہ مین بحوالہ شتہ پتھ کے لکھا ہے کہ بیاس جی نے بعین عنایت خود زمانہ گزشتہ مین لوگون کے فہم ناقص ہو جانے کی وجہ سے ویدون کے چار حصے رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھر کئے اور پیل۔ وی شم پاین۔ جیمن۔ سومنت چار شاگردون کو سمجھا دئے اُنہون نے اپنے شاگردون کو پڑہایا اور وی شم پاین نے یاگولکہ وغیرہ کو پڑہایا۔ پرمیشور دیو کی مرضی نقصان عقل سے یاگولکہ جی کے دل سے یجر وید اُتر گیا اور غلط سلط پڑھنے لگے آخر سخت نادم ہوکر جناب مین سورج دیوتا کی عرض کی اُنہون نے دوسرا یجر وید صحیح منترون والا عطا فرمایا اور یاگولکہ جی نے جاوال۔ گودھی۔ کنو وغیرہ شاگردون کو پڑہاکر عالم مین پھیلایا (برہم بھاشیہ ص۱۱ بحوالہ شتہ پتھ) اس سے صریحاً واضح ہے کہ یہ اصلی یجر وید نہین یاگولکہ والا ہے ان منترون کی بابت محقق پنڈتون کے پاس کلام الٰہی ہونیکا ثبوت کوئی نہین۔ میری رائے مین اگر دیانند جی کی تفسیر کی طرف رجوع کیا جائے تو شاید کوئی مطلب براری ہو۔ کیونکہ بقول دیانند جی یجر وید والی رشی پر الہام ہوا تھا جب وہی بھاشیہ منگا کر پڑھا گیا تو اسمین صاف لکھ رہا تھا کہ منتر ۱ و ۲ بھردواج کی اور ۳ و ۴ و ۵ اتری خاندان کی کسی شخص کی تصنیف ہے فلان شرمین گایا جائے جس سے وید گانی بجائی شے معلوم ہوتی تھی مینے کہا پنڈت جی یہ کدھر کو چلی الٹی گنگا کیونکر ہوئی۔ اُسنے کہا۔ یاسک منی وغیرہ نے نرکت مین لکھا ہے کہ انگرا وغیرہ رشی مرتیکے وقت کہہ مرے تھے کہ ہمارے بعد ایسے رشی ہونگے جو تمہین

ویدون کے معنون سے آگاہ کرینگے چنانچہ وہ مرگئے اور لاکھون برسون بعد پھر دواج وغیرہ نے بتائے سو جس منتر کے معنے جسنے بتائے اُسی کا نام اُسپر درج ہے (دیکھو ویدبھاشیہ بھومکا) مینے کہا جب موجودہ وید رشیون کے بتائے ہوئے ٹھہرے تو اصلی وید کہان ہے اور یہ الہام بزبان زنان کیونکر ہوگیا۔ اس صورت مین ویدون کا عدم و وجود برابر کہ پہلے خود موجود تھے اور معنے ندارد اور اب معنے موجود ہین تو اپنی ذات سے ندارد پھر معنے موجودہ کو وایورشی کا الہام ماننا اور اصلی وید قرار دینا سرتاسر غلط ہے پھر کیونکر باور ہو کہ یہ معنے فی الحقیقت وید ہی کے مین رشیون وغیرہ کا کلام نہین اتنے مین بلند شہر کے سماج کی طرف سے چوسطرہ خط آیا۔ ٹھیکہ دار ولی محمد صاحب نے پڑھکر فرمایا کہ یہ کسی بچے یا ایسے ناخواندہ شخص کا لکھا ہوا ہے جو اپنا نام لکھنا بھی نہین جانتا شاید ٹرون مین پاؤن اڑانا اور ماتھے پر خونی ٹیکا لگاکر دھرم ارتھ بلیدان مین شامل ہونا چاہتا ہے جب تلاش کرایا تو واقعی وہی بات نکلی فرستندہ فخر قوم لکھنے والا حیدر خان میواتی مسلمان عرف ہیراسنگھ نو آریہ تھا جسنے ایک مدت تک بلند شہر کی جیل مین قیدیون کی صحبت اُٹھائی اور مسلمانون کے مذہب وغیرہ سے محض بےخبر اور آریہ سماج کا اعلیٰ ممبر اور بڑا بھاری واعظ اور لکچرار ہے۔ وہو ہذا۔

श्रीमानमौ लव इ अवू रहमत साहव नमस्ते नवे दं यह है के आप को जो मुबासे करना मन्जूर हे जो आप को मन्जूर है तो मेले में आम पवलिग के सामने कर लिजेगा ॥ द॰ हीरा सिंह

اتنے مین مراری لال صاحب سکندرآبادی نے لکھ بھیجا کہ سکندرآباد کی سماج مین چلے آؤ مین تمہاری تشفی کردونگا۔ ۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۰ع کو اُنکے حسب استدعا مین حاضر ہوا اسا پنے رات کے وقت گفتگو کی ٹھہرائی اور کہا کہ ہم لوگ دیانندجی کے بھاشیہ کو معتبر جانتے ہین آپکے یہان کونسا ترجمہ معتبر ہے مین نے کہا جو سلف صالحین سے بسند صحیح مروی ہے پھر آپ نے دریافت کیا شاہ عبدالقادر و شاہ ولی اللہ صاحبان کا ترجمہ کیسا ہے مین نے کہا جسقدر کتب اصول سے ملتا ہے درست ہے اور جبتک باہم مقابلہ نکیا جائے مین اُنکے کسی حصے کی نسبت رائے ظاہر نہین کرسکتا۔

ویدون کی بابت عرض یہ ہے

جس کتاب کو کلام الہی کہتے ہین اُسمین پرمیشور کی طرف سے ہدایت ہوتی ہے اور اُسکا لفظ عیوب سے پاک اور پرمیشور کا مقولہ ہی معلوم ہوتا ہے اور ویدون سے یہ دونو باتین مفقود ہین۔

یجروید بھاشیہ حصہ اول باب ۸ منتر ۴۸ ملاحظہ ہو۔ ब्रेशीनान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। कूकूननानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। भन्दनानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। मदिन्तमानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। मधुन्तमानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। शुक्रन्त्वा शुक्र आ धूनोम्यह्नो रूपे सूर्यस्य रश्मिषु॥

اس منتر مین کوئی عورت خاوند کو نصیحت کرتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا خاوند زانی تھا

(۲) بھومکا پنرجنم کے بیان مین دیانندجی نے یجروید باب ۱۹ کا منتر ۴۷ (دوسری) لکھا ہی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وید کسی ایسے شخص کا کلام ہے۔ جو دوسرے سے سُنکر بیان کرتا ہے (اگر پرمیشور کا ہوتا تو از خود حکایت کرتا نہ روایت)۔ انتہےٰ۔

پہلا جواب منجانب پنڈت صاحب

(۱) وید پرمیشورکرت ہے (۲) اُسمین ہدایت پرمیشور کی طرف سے ہے (۳) اُسنے منشون کو ہدایت کی کہ تم اسطرح کہو اور کرو۔ (۴) ویدون کے سوا اور کوئی دنیا مین ایشورکرت پستک نہین اور یجروید منتر مذکور مین جورو خاوند کا ذکر نہین بلکہ نصیحت ہے کہ بچے اپنی ماؤن سے نصیحت پاکر زنا وغیرہ مین کبھی نہ پھنسین اور بھومکا والے منتر کا مطلب یہ ہے کہ دو ہی طریق روح کے آنے جانیکے ہین ایک ماں باپ کے جسم سے پیدا ہونا۔ دوسرے علما کی صحبت وغیرہ سے سکھ حاصل کرنا۔ کلام الہی ہونیکے شرائط

تائید سوال منجانب مولوی صاحب

پنڈت جی میرا سوال ہی نہین سمجھے۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان کا مضمون اچھا خاصا ہوگیا بلکہ جواب دینے کے بالعوض وید پرمیشور کا بنایا ہوا ہے الخ اُلٹے چار دعوے پیش کر دیے جو بے دلیل ہونیکی وجہ سے قابل تعمیل نہین۔ اور یجروید کا باب ۸ منتر ۴۸ جو کسی عورت کا مقولہ ہے وہ بھی غور سے نہین پڑھا یا حق چھپانیکی نیت سے خاوند کی جگہہ بیٹا قایم کرکے ناصحہ مان مقرر کردی حالانکہ منتر مین پتی (خاوند) لفظ چھہ جگہہ آیا۔ آپکے گرو دیانندجی نے جسکا ترجمہ سب جگہہ خاوند ہی لکھا ہے۔ واللہ اعلم ان دونو مین کون

سات ہین (۱) دنیا کی آغاز مین ہو (۲) پرمیشور
کی تعریف کرنیوالا ہو نہ اُسکی اہانت کرنے والا
(۳) تعصب سے مبرا ہو (۴) قانون قدرت
کے خلاف نہو (۵) کسی ملک کی خاص زبان نہو
(۶) اُس کتاب مین قصے کہانیان گھر ملو جھگڑے
نہون (۷) اُس مین ترمیم و تنسیخ نہو یہ سب
تعریفین سوائے وید کے قرآن شریف مین نہین
پائی جاتین چنانچہ حسب ذیل اعتراضات ہین
جس سے قرآن شریف کلام الہی نہین ہو سکتا۔
قرآن شریف مین ۱۳۰۰ سال سے ہے دنیا کی
آغاز مین نہین تھا کسی آدمی کا بنایا ہوا ہے
دیکھو منزل پہلی سپارہ ۲۵ - **صورت بکر**
اس مین خدا قرض مانگتا ہے اور دونا دینے
کا وعدہ کرتا ہے دیکھو قرآن شریف پارہ
۳۰ **صورت** البروج خدا قسم کھاتا ہو ایک جگہ
قرآن مین آیا ہے کہ خدا مکار ہے جس کتاب
مین خدا کی اسقدر توہین ہو وہ کلام الہی
نہین ہو سکتی۔

عام مسلمانون کو چار محمد صاحب کو چار سے
زیادہ نکاح کرنیکا حکم ہے اور عام مسلمانون
کی عورتون کو دوسرا نکاح جائز لیکن محمد صاحب
کی عورتون کو ناجائز یہ خدا تعالی کی طرفداری
ہے - قرآن شریف خاص ملک عرب کی بولی

سچا ہے - گرو یا چیلا - یا چیلا کے زعم فاسد مین والدہ
ہی فرزند کو خاوند کہکر شرمناک لفظون مین نصیحت
کرتی ہوگی پرمیشور جسکی ہدایت بندون کو کرتا ہے
کہ تم اسطرح کہو اور کرو نعوذ باللہ منہا

برین عقل و دانش بباید گریست

یجروید حصہ اول کی دیانندی بھاشیہ صفحہ ۷۶۳
مین لکھا ہے کہ ادھرم مین چیت نہ دینے والے پتی
جلون کے سمان نربل ودیا اور سوشیلتا مین بیاپت
جو پرائی پرپتنیان ہین اُن مین دیکھے جا سکے ورتمان
تجھکو مین وہان سے اچھی پرکار ڈگاتی ہون -
ہے ادھرم مین چیت دینے والے پتے نرنتر شبد
ودیا سے نمری بھاو کو پراپت رہی ہوئین اوروں
کی پتنیون کے سمیپ مورکھ پن سے جانیوالی تجھکو
مین وہان سے اچھے پرکار چھوٹاتی ہون -
ہے کوچال مین چیت دینے والی پتے کلیان کے
آچرن کرتی ہوئین پرپتنیون کے سمیپ ادھرم
سے جانیوالے تجکو مین وہان سے اچھی پرکار پرتھک
کرتی ہون -
ہے چنچل چیت والے پتے انیت آنندت پرپتنیون کی
سمیپ نکو دکھ دیتے ہوئے تجھکو مین وہان سے
بارم بار کنپاتی ہون -
ہے کٹھور چیت پتے ارش کرکے میٹھی میٹھی بولیان بولنیوالی
پرپتنیون کے نکٹ کو چال سے جاتے ہوئے تمکو مین

اس مین بی بی عائشہ رضؓ و بی بی
زینب رضؓ کے گھریرو جھگڑون کا فیصلہ
ہے آسمان کی کہاں اوتارنا آسمان کا
پھٹنا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔
توراۃ کے بعد زبور زبور کے بعد
انجیل انجیل کے بعد قرآن نازل
ہوا بتلایا جاتا ہے۔ یہ ترمیم ہے اسلیے
ایسی کتابون کو کلامِ الٰہی ماننا نہین
چاہیے اور نہ وہ کلام الٰہی ہو سکتی ہین
فقط
مراری شر ماوقت ۹ بجے ۷ مارچ ۱۹۰۰ء

وہان سے اچھی پر کار ہٹاتی ہون۔
ہے او دیا مین رہن کرنیوالے دن کے روپ (سورج کی بھیلی ہوئی کرنون
کے سمے) گھر مین سنگتی کی چاہ کرتے ہوئے شدہ دیری والے تمکو دیری
کے ہیتو بھلی پر کار چھوڑاتی ہون فائدہ اسمین لفظ دیتی (اخا فقہ
دبیر پتیان) ازنان بیگانہ (دیجے جارے ورتمان) زناکار دشکرے،
سورج نکلے جماع کا خواستگار (شدہ دیری) استنا۔ قابلِ غور ہین موٹی
عقل والا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ ایشور کی یا ان کی نصیحت نہین کسی
ناقص العقل غیر مہذب کا کلام ہے (۳) ہمکو والا عتر کہ اس دنیا مین ہم
دو طرح کے جنم سنتے ہین (یجر باب ۱۹ منتر ۴۷) اگر پرمیشور کا ہی کلام ہے تو سنانے
والی کا پتا دین جسے سنکر اپنے بیان کیا جنمون کی تفصیل بحث سے خارج ہے قرآن شریف
پر اعتراض وقع دقتی کے سبب اپنے پیش کر دئے ہین کہ سچ سچا جھوٹا در جوابدہیانہ ہے
یہ بالکل مناظرہ کے خلاف ہے تا وقتیکہ مسئلہ زیر بحث طے نہو قابلِ التفات نہین

دوسرا جواب منجانب پنڈت صاحب

کمال افسوس ہے کہ
مولوی صاحب نے
ہماری پہلی سطر بھی
غور نہین کیا جسمین ہمنے
ظاہر کر دیا ہے کہ وید
کے ہر ایک منتر مین پرمیشور
نے ہدایت فرمائی کہ
اے لوگو تم اسطرح کہو
اور کرو ان منترون
مین بھی جو مولوی صاحب
نے پیش کئے ہین ایشور نے

دوسرے جواب کا جواب منجانب مولوی صاحب

پرچہ مرسلہ کی پہلی سطر اگر قابلِ غور یا ادق ہوتی تو ہم بھی اوسپر غور کرتے وہان تو آپ نے صرف
چار دعوے پیش کئے ہین کہ وید ایشور کرت ہے الخ اور دلیل ندارد جیسے وہ قابلِ تعمیل نہین
اور جواب جب دیا نہ اب جیپر غضب کا مزہ یہ کہ وید کے ہر ایک منتر مین پرمیشور نے ہدایت کی
ہے کہ اے لوگو تم اسطرح کہو اور کرو صاحبان اسی بات کا رونا ہے کہ وید منترون مین
ان باتون کا پتا ہی نہین عوام جعلی حاشیے چڑھاتے ہین حالانکہ زائد فقرات اور فضول
تقریرات سے منترون کو زینت دینا گویا ویدون کو ترمیم کرنا ہے کہ جو بات وید کے
پرمیشور کو نہین سوجھی یا بیان کرنی بھول گیا تھا اسکو آپ لوگ اپنی طرف سے بطور ضمیمہ
منترون کے اول و آخر لگاتے ہین۔ بقول مولانا ذوق ع اے ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر
سیانہ بیچا تکلف برتنے مین انکو کسقدر تکلیف اٹھانی پڑی کہ جواب اول مین جس منتر کی بابت
لکھے گئے تھے کہ بچے اپنی ماؤن سے نصیحت پا کر زنا وغیرہ سے بچین اسی کو اس مرتبہ

کیطرف سے نصیحت ہے کہ
عورت اپنے خاوند کو برے
چال چلن کیطرف چلنے سے
روکے اور یہی ہماری عبارت
دوسرے منتر کا ترجمہ تھا جسمین
ایشور نے تعلیم کی ہدایت کی
ہے مولوی صاحب نے جو لفظ
ادھونومی لکھدیا اس سے آپکی
لیاقت علمی خوب ظاہر ہے
(۲) منتر (دوسرے) کی بابت
پہلے جواب مین خلاصہ مطلب
تحریر تھا جسمین پرمیشور انسانون
کو نصیحت کرتا ہے کہ اسطرح کر
کہو کہ مین جو اندر وغیرہ انسانون
اور عالمون کے دو طریقے جنمین
سوتے زندگی کو پاتے ہین ان کو
سنتا ہون یہی ایشور کی ہدایت ہے
جبکہ زیر بحث یہ بات ہے کہ کلام الٰہی وید
ہین یا قرآن تو قرآن شریف پر اعتراض
کرنا مجلس مناظرہ کے خلاف کیونکر ہوسکتا ہے
مراری شرما دستخط شب ۴ مارچ

آخری جواب پنڈت جی

مولوی صاحب نے غور نہین
کیا۔ دعوے کا ثبوت ہمارے

اپنے منہ سے کہنا اور قلم سے لکھنا پڑا کہ اس منتر مین ہے کہ عورت اپنے خاوند کو برے چال چلن سے روکے سچ ہے "دروغ گو را حافظہ نباشد" آپکی اس تحریر سے کہ عورت اپنے خاوند کو سمجھاتی ہے ہمارا مدعا ثابت اور بحث ختم ہے سچ ہے کہ الحق یعلو ولا یعلیٰ جو کہ پنڈت جی نے لکھا ہے کہ یہی ہماری عبارت دوسرے منتر کا ترجمہ تھا جسمین ایشور نے تعلیم کی ہدایت کی ہے اسکا پرچہ مرسلہ مین پتہ نہین معلوم وہ کونسی عبارت اور کونسے منتر کا ترجمہ ہے

ہدایت کی تعلیم صحیح لیکن تعلیم کی ہدایت نیا محاورہ اور آپ ہی کا حصہ ہے یا اس منتر کا ترجمہ ہوگا جو پرچہ مرسلہ مین درج نہین اور اس پرچہ مین اسکا تذکرہ ہے ادھونومی کیجگہ اگھونومی سماعت کے فرق سے حافظ اکبر علی صاحب کاتب نے لکھدیا جیسا کہ پرچہ اول مین سورہ کیجگہ صورت بقر کیجگہ بکر دنیا کیجگہ دینان ترجمہ کی جگہ ترجمہ وغیرہ آپکے ماسٹر بہاری لال صاحب نے لکھہ مارا چونکہ کاتب کی غلطیون پر حملہ اول آپکی جانب سے ہوا اسواسطے ہمنے بھی اسکا تذکرہ کردیا ہے ع

کلوخ انداز را پاداش سنگ ست +

(۲) بھومکا والے منتر کی بابت جو آپنے لکھا ہے کہ یہ انسانون کو نصیحت الخ یہ بھی جعلی کیتھا ہے جسکا جواب بخوبی ہوچکا اصل منتر اور کسی لفظ مقدر کا ترجمہ نہین اور اسکا جیب ہی کسی فضیلت کا مستحق ہوسکتا ہے ان اس شخص کا پتہ ضرور دین جس سے شکر پرمیشور نے بیان کیا ہے مکرر عرض ہے کہ مسئلہ زیر بحث طے کرکے قرآن شریف پر شوق سے اعتراض کرین مین اپنی علم کیموافق ضرور جواب دونگا انشاء اللہ تعالیٰ سوال پر سوال دابِ مناظرہ کے خلاف رسمِ جہال ہے قابلِ توجہ علماء حقانی نہین فقط

ابو رحمت دستخط شب ۴ - مارچ سنہ ۱۹ء

آخری جواب جناب مولوی صاحب

ہمنے خوب غور کیا کسی پرچہ مین میرے سوال کا جواب نہین اور قرآن شریف پر اعتراض قبل از جواب قابلِ سماعت نہ تھے اسواسطے مین نے انکی طرف توجہ

ہمارے پرچون سے عیان ہے
ہمارے ساتون دعوے مندرجہ
پرچہ اول جو قرآن پر بطور اعتراضات
کے ہین ویدون کی عظمت اور
ایشور کرت ہونا ظاہر کرتے ہین جنکو
آپنے باعث لاجواب ہونے کے
قبول کر لیا ہے آپ ویدونکے لفظ اور معنے
اور تلازم نہین سمجھے بروفا ہی کہانی دیتا ہے
مطلب نظر نہین آتا بلکہ جعلی حاشیہ معلوم ہوتا ہے
وید مین ترمیم و تنسیخ نہین اسکے کلام الہی
ہین کہ منسوخ و تبدیل ہوتی ہے ترمیم
قرآنی خدا کی عادت ہے کہ بہولی ہوئی باتونکو
کو کچھ عرصہ بعد یاد کرکے ظاہر کرتا ہے ہمارا
یہ دعوا تھا کہ ایشور ہر منتر مین ہدایت تام کرتا ہے
جیسا کہ مولوی صاحب کی تحریر سے بھی ظاہر ہے
ہماری راے مین مناظرہ ختم ہوا آپ قطعی سنسکرت
نہین جانتے آپنے کوئی بید کی کتاب
نہین ملاحظہ فرمائی آپ سفید جھوٹ
بولتے ہین آپ ہمارا ایک اعتراض کا جواب
نہین دے سکے مناظرہ ختم ہونیکی یہی دلیل
ہے فقط مرارجی شرما ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ع

نہین کی ویدون مین اگر تناسب و تلازم ہوتے تو جعلی حاشیون کیضرورت نہ
ہوتی ویدون مین رکھا گیا ہے جو ترمیم و تنسیخ کے قابل ہو جو بذات خود جہل مین
اور ہمیشہ معنوی ترمیم ہوتی رہتی ہے اسیواسطے ایک کا ترجمہ دوسرے کے ترجمہ
سے نہین ملتا خدا تعالی ضرورت زمانہ کیموافق احکام بہیجتا فرمان جاری
کرتا ہے یہ اسکی بہول کی دلیل نہین مقتضائے کمال حکمت و علیمیت ہے
پنڈت صاحب کا بیشک یہ دعوی ہے کہ ایشور ہر منتر مین ہدایت کرتا ہے
لیکن اسکا ثبوت اونکے پاس کوئی نہین اگر ہوتا تو ضرور پیش کرتے تنبیہ:
ہماری تحریر مرسلہ سے ثابت ہے اگر آپکی راے مین مناظرہ ختم ہے تو ہمین بھی
طول دینے کیضرورت نہین نہ دوسری وقت حاضر ہونے کی - آپکے بلائے آئے
تھے آپکے رخصت کیئے جاتے ہین کل کو الزام نہ دینا اگر آپ قطعی سنسکرت جانتے
ہین اور ہدایت کی کتاب بھی پڑھ رکھی ہے تو شاید یہ سخت الفاظی اوسیکا اثر ہے
کہ مثل ہر کہ تنگ آید بجنگ آمد کی مصداق بنے اچھا آپ صاحبان خفا ہون مناظرہ
ختم ہی سہی لیکن اسوقت کے لکھے کو یاد رکھنا بہول نہ جانا والسلام علی من اتبع الہدی

ابو رحمت صبح ۴ مارچ سنہ ۱۹۰۰ع

اتنے مین صبح کی اذان ہو گئی ہم لوگ مسجد مین چلے آئے ارادہ تھا کہ بعد نماز
پھر حاضر ہونگے لیکن پنڈت جی صاحب نے کہلا بھیجا کہ مولوی صاحب مناظرہ
ختم ہو چکا آپ تشریف نہ لائین خاکسار کو پھر تو یقین کامل ہو گیا کہ ان منترونکو
کلام خدا ثابت کرنا آسان نہین جب منظور جی و ماسٹر بہاری لال وغیرہ سے پنج بندون
سے ایک منتر بھی حل نہ ہوسکا تو اورونکی حقیقت کیا ہے جو حل کر سکین کہ
جو ہمیشہ ہمیشہ اپنے دعاوی مین ایک حال پر قایم نہین رہتے چنانچہ آریہ مسافر میگزین
جالندھر کے ایڈیٹر کی مختلف تحریرون سے ثابت ہے کہ دیانند جی کی تفسیر مین
بہاشا سنسکرت کے خلاف ہے معتبر نہین مگر یہ پیش بندی اونکی ذاتی نہین بلکہ ہمارے اشتہار مجریہ یکم جنوری
سنہ ۱۹۰۰ع پر مبنی ہے کہ جب آپ حسب شرایط مندرجہ اشتہار ترجمہ قرآنی پیش نہ کر سکے تو بہاشا ترجمے سے انکار کر دیا

تا کہ وید پر کوئی بھاشا دان اعتراض نکرنے پائے سو بظاہر نہایت عمدہ تدبیر ہے لیکن باطن مین مضر ہے
قرآن شریف کے ترجمون کی چونکہ فکر و فہم مین احتمال خطا تھا جسواسطے جنہنے اونکے ترجمہ کی نسبت وہ اشتہار
شایع کیا تھا اور ایڈیٹر صاحب دیانند جی کو الہام رشی (یعنی مرسل) مانتے ہین کہ جنکی راے مین احتمال خطا
نہین اسواسطے اونکی تفسیر کی بھاشا سے انکار کرنا بڑی بھاری غلطی ہے کیا باوجود سنسکرت کا فاضل ہونیکے
وہ اسقدر غافل تھے کہ اونکے خلاف اونکی تفسیر مین بھاشا شایع ہو گئی اور تین تئیس برس تک ہوتی رہی جس سے عوام
کی گمراہی اور وید کے غلط شایع ہونیکا اندیشہ تھا اور اونکو علم نہوا نہین نہین یہ محض جھوٹا الزام ہے تفسیر مین
غیر کا ایک حرف بھی نہین اسمین غیرون کی بھاشا دیانند جی کے ہاتھ سے شایع ہوئی بتانا صریح مغالطہ دہی
اور بدنیتی کے خلاف ہے ہم دعوے سے کہتے ہین کہ دیانند جی کی تفسیر مین سے بھاشا خاص دیانند جی کے
قلم سے نکلی ہے چنانچہ بنارس وغیرہ کے پنڈت اور لاہور کے برہم سماجی دیو دھرمی اور مختلف مقامات کے پادری
وغیرہ اسپر اعتراض کرتے تھے مگر اونکے جواب مین دیانند جی نے کبھی نہین لکھا تھا کہ میری تفسیر مین یہ بھاشا
میری نہین یا میرے عقیدے کے خلاف ہے کیا یہ ہوسکتا ہے کہ آریون کے پیشوا اپنے غیر کی بھاشا اپنے
عقاید خلاف قلیل مترجمات پر اپنے نام سے فروخت یا شایع کی ہرگز نہین بلکہ یہ اونکی ذات پر محض اتہام
ہے اگر بہ نفس نفیس خود موجود ہوتے تو ایسی امرت کار دخود کرتے کہ ذاتی قابلیت نرکھنے کی وجہ سے اعتراض
کو اوٹھا نہین سکتے اور بھاشا سے انکار کرتے الفاظ بدلتے ہین کیا دیانند جی فارسی عربی تو درکنار بھاشا
بھی نہین جانتے تھے یا کسی واقفکار نے ایسے اپیل نہین کیا کہ آپکی کتاب مین آپکی سنسکرت کے خلاف آپکے
نام سے بھاشا شایع ہوتی جاتی ہے اور وہ عجب خواب غفلت مین سرشار تھے کہ کئی کئی ہزار صفحہ کی مجلد
کتابین غلط شایع ہو جانے پر بھی بیدار نہوے اگر مقتضاے بشریت سے دو چار دفعہ ایسا ہو گیا تھا
تو ناظرین وید (خریدار) ہی متنبہ کرتے مگر آپ نے برسون تک خبر نہ لی اور اونکے معتقدین و معاونین پر افسوس
کہ انہون نے اس عجیب و غریب واقعہ سے دیانند جی کو مطلع نکیا اور خود بھی تصحیح نکی بخصوص وہ لوگ کیونکر خاموش رہے
کہ جنکے عقاید کی تردید مین ماہواری رسالہ کے طور پر شایع ہوتی بالفرض وہ بھی کنبھ کرن کی نیند سو گئے تھے تو وہ پنڈت ودیارتھی
جو حرف حرف پر انگشت زن تھے ضرور ہی یہ اعتراض کرتے کہ سنسکرت کے خلاف بھاشا کیون درج کی گئی لیکن ایسا کبھی نہین ہوا آپ
ایڈیٹر صاحبکا تصنع قابل پذیرائی نہین بلکہ یہ مصرح ہے کہ دیانندی ترجمہ کے سبب سے بھی وید مہذب و کلام خدا نہین ہوسکتے اور لا محالہ
یہی کہنا پڑا کہ بزعم انکے جبکہ وہ بھاشا بھی قابل اعتماد نہین کہ دیانند جی کے قلم سے نکلی تا دم آخر اپنی تفسیر پر نظر ثانی بھی نہ کی تو انکی یہ اصلاح کیونکر قابل اعتبار ہے

جناب نے اس انکار کو مفید مطلب خیال کیا ہوگا مگر در حقیقت وہ اُن کے مدعا کی تردید مین آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ تر روشن ہے اور اہل عقل پر مخفی نہین کہ انکار کی ضرورت صرف اوسی صورت مین ہوتی ہے کہ جہان تسلیم مدعا کو گرانی ہے سو بیان پر جو آپ نے دیانندجی کی بھاشا سے انکار کیا تو گویا اس انکار کے ضمن مین تسلیم کر لیا کہ اس ترجمہ کے رو سے بیشک وید کلام الٰہی نہین ہین بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ نے انکار کو تو سہل سمجھا اور یہ نہ سوچا کہ حسب اصول مباحثہ جب فریق ثانی سند طلب کریگا تو سند میسر نہ آنے کے سبب شرمندہ ہونا پڑیگا اور اثبات کا کیا جواب دوگا کہ یجروید کے منتر اول کی تفسیر کے ذیل مین دیانندجی خود لکھ گئے ہین کہ اس منتر کی دیاکھیا شت پتھ برہمن مین کی ہے اوسکا ٹھکانا اور سنسکرت مین لکھدیا ہے اور آیندہ بھی ایسا ہی لکھا جائیگا جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ بھاشا خاص دیانندجی کی طبعزاد ہے کہ تحریر مذکورہ بالا کو اپنی طرف منسوب کرتے ہین اور یہی بات اُن کے ان اشتہارون سے ظاہر ہے جو انھون نے تفسیر مذکورہ کی اشاعت کے لیے شایع کئے تھے ۔ اور عند الطلب مستند اشخاص سے مل سکتے ہین ۔

قصہ کوتاہ جب امید مناظرہ نہ رہی اور نا امیدی سد راہ ہوی تو مجھے خیال آیا کہ حیدر خان میواتی مذکور الصدر کے پاس جانا چاہیے شاید وہی اس عقدۂ لاینحل کو حل کردین چنانچہ اُسی وقت عزم بالجزم کرکے مین بلند شہر چلا آیا اتفاقاً بابو پرسادی لال صاحب مختار سے ذکر آیا انھون نے کہا آپ حیدر خان کے پاس جانے کا ارادہ نہ کرین آپ کے روبرو کسی نے انکی وعظ گوئی لکچراری وغیرہ (مرقومہ صفحہ ۱۶) کی بابت جو کچھ بھی بیان کیا ہے سب غلط ہے وہ اس پایہ کا شخص بالکل نہین خدا جانے کس خیال سے سماج مین شامل ہوگیا ہے اگر اہل علم ہوتا تو کیا مولوی ابو رحمت کی جگہ اوری رحمت اور مباحثہ کیجگہ مواسی اور منظور کی جگہ مجریر عام کیجگہ آم پبلک کیجگہ پولک لیکچر کی جگہ لیکچر بنگ کی جگہ سیہ چو سطرہ خط مین لکھتا کبھی نہین سماجی لوگ کسی حکمت عملی سے اسکو کھڑا کر دیتے ہین اور وہ کچھ سنا سنایا وعظ کہہ ڈالتا ہے بابو جی کے فرمانے سے مجھے بھی یقین آگیا کہ حقیقت مین وہ شخص خواندہ نہین اور اوس کا مذہب بدلنا بھی خالی از علت نہین ۔

آپ جانتے ہین پانی بن پیاس نہین بجھتی اور طالب کی بدون وصول مطلوب سیری نہین ہوتی جب نوبت تجسس کی حد سے گذر گئی تو خیال آیا کہ منتر ہاے زیر بحث کو بخط ناگری مع وجوہات آریہ پنڈتون

کی خدمت مین بھیجدینا چاہیے شاید ہماری غلطی ہے وہ ہمین چاہ غلطی سے نکالین گے ورنہ یہی تحریر
انھی لوگون کے واسطے داعی الی الحق اور دعوت اسلام کا کام دیگی چنانچہ ایسا ہی کیا اور اس رسالہ کا نام بھی نام
دیویون کے منہ بانے وعظ اسم بامسمے رکھا کہ تاریخ کے رو سے اسکے ..۹اعدد ہین اور الحال سنہ انگریزی
یہی ہے اور مضامین کے اعتبار سے بھی دیویون کا کلام ہے امید برآن کہ مجیب صاحبان نظر عنایت
جواب عطا فرمائین ناحق صلواتین نہ سنائین اور جواب دینے کے وقت تعصب کی راہ نہ لین بلکہ جو کچھ
لکھین بغرض احقاق حق لکھین کیونکہ اس سے میرے غرض اصلاح و تحقیق ہے نہ کسی کی تحقیر و توہین

فقط ۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء عاصے ابو رحمت

सूची पत्र

यह सब पुस्तक मेरठ शहर सुहराब दरवाज़ा मुं० नज़ीरहुसेन जी कापीनवीस—और लुधियानःदफ़्तर रिसाला नूरुन अलानूर के स्वामी मौ० नूरमुहम्मद से मिल सकते हैं ॥

(२) आहं पितृन्त्सुविदत्राँ २॥ अविल्सिनपातं च विक्रमणं च विष्णोः। बर्हिषदोयेस्वधया सुतस्य भजन्त पित्वस्त इहागमिष्ठाः ॥ यजुः अ०। ६ मं० ५६ ॥

(पदार्थ) मैं जानता हूं कि पितर लोग अपनी उत्तम विद्या और उपदेश से सुख देने वाले हैं। जो मैं सब में व्यापक परमेश्वर विक्रमण अर्थात् सृष्टि का रचन और पालन अर्थात् उस के अविनाशी पद को ठीक २ जानता हूं। यह ज्ञान मुझ को उन ही पितर लोगों की कृपा से हुआ है, जिन को देवयान कहते हैं। और जिस की प्राप्ति से जीव पुनः दुःख में कभी नहीं गिरता तथा जिस में पूर्ण सुख प्राप्त होता है उन दोनों मार्गों को भी मैं विद्वानों के संग से जानता हूं। जो विद्वान् अपने अमृत रूप उपदेश से पुत्र की भावना के साथ विद्या दान करते हैं। तथा उन में आप भी आनन्दित हो कर संसार में सब सुखों के देनेवाले होते हैं। वे सर्वहितकारी पुरुष हमारे पास भी सदा आया करें, कि जिस से हम लोगों में नित्य ज्ञान की उन्नति हुआ करे (भूमिका पृष्ठ २६१)।

(समीक्षक)—वेदकर्ता का यह कहना कि यह ज्ञान मुझ को उन्हीं पितर लोगों की कृपा से हुआ है जिन को देवयान कहते हैं। उन दोनों मार्गों को भी मैं विद्वानों के ही संग से जानता हूं। वे सर्व हितकारी पुरुष हमारे पास भी सदा आया करें। विदित करता है कि वेद ईश्वरकृत नहीं किसी मनुष्य का बनाया हुआ है कि अपनी ज्ञान और अज्ञान का सम्बन्ध देवियों और विद्वानों के उपदेश और विद्या से जोड़ता और सर्वहितकारी पुरुषों के आनेसे अपनी अनेक प्रकार की उन्नति चाहता है। क्या योगियों से पूछ पूछ वा बापदादों से विद्या और शिक्षा पाकर और अन्य पुरुषों से सुन सुन बांचना वा जगत् को सुनाना ईश्वर का काम हो सकता है वा जिस पुस्तक में पूर्वोक्त संवाद हो वह ईश्वर का हो सकता है? कभी नहीं। यह दोनों पूर्वोक्त मन्त्र इस बात के बड़े भारी साक्षी हैं कि वेद ईश्वरकृत नहीं बल्कि मनुष्यकृत है और मनुष्य भी कैसा कि बड़ा पूरा बापदादों (पितरों) और पीर पुरुषों का कदरदान कि बराबर विद्या के दान का अहसान मानता और उन के फिर फिर आने को चाहता है। फिर ऐसे ऐसे सच्चे पक्के प्रमाणों और पूरी पूरी साक्षियों के होते हुवे वेद को मनुष्य का वचन न मानना और ईश्वरकृत जानना बड़ी हठधर्मी और पक्षपात की बात है परमेश्वर इस से हर एक मनुष्य को बचावे और सत्य मार्ग पर लावे। आमीन ॥

आर्यों का शुभ चिन्तक मौ० अबूरहमत मेरठ सुहरावदरवाज़ा ५ मार्च १९००

कहना व्यर्थ है कि ईश्वरने यह वायु जी के हृदयमें प्रकाशित किये थे क्योंकि मन्त्रोंके आदि अन्तमें ऐसा नहीं लिखा और न कोई ऐसा शब्द ही है कि जिस से यह विदित हो, इसलिये मेरी हरएक विद्वान् से प्रार्थना है कि कृपा करके इन मन्त्रों को ईश्वरकृत साबित करदें। नहीं वेदों को ईश्वरकृत कहना छोड़दें। और यही सत्य है कि वेद ईश्वरकृत नहीं। यदि पं० दयानन्दजीने अर्थ ठीक नहीं किया तो उन्हें ऋषि महा ऋषि मत कहा करें क्योंकि जान बूझकर किसी को धोके में डालना और अत्यन्त असत्य बात का अपने हाथ से मनुष्यों में फैलाना ऋषियों और साधारण मनुष्यों का काम नहीं है (जैसा कि हम मुबाहिसः सिकन्द्राबाद में कह चुके हैं)

(यजुर्वेद के नीचे लिखे मन्त्रों पर भी ध्यान करना चाहिये)

(१) (द्वि सती०) यजु० अ० १६ मं० ४७ वेदभाष्य भूमिका पृष्ठ २०६ में पं० दयानन्द जी ने इस का अर्थ लिखा है कि इस संसार में हम दो प्रकार के जन्मों को सुनते हैं। इत्यादि। तथा हिः—

अन्यदेवाहुर्विद्यया अन्यदाहुरविद्यया। इति शुश्रुम धीराणां येनस्तद्विचचक्षिरे॥ यजु० ४० मं० १३॥

(पदार्थ) हे मनुष्यो! विद्वान् लोग हमारे लिये व्याख्यापूर्वक कहते थे। पूर्वोक्त विद्या का अन्य ही कार्य वा फल कहते थे। पूर्व मन्त्र से प्रतिपादन की अविद्या का अन्य फल कहते हैं। इस प्रकार उन आत्मज्ञानी विद्वानों से उस वचन कों हम लोग सुनते थे। ऐसा जानों॥

(समीक्षक) इस से तो हरएक विद्वान् जान सक्ता है कि वेद ईश्वरकृत नहीं बल्कि किसी साधारण मनुष्य का है जो यथा सुनता है तथा कथ डालता है। अनपढ़ लोग उस की कथा पर तो ध्यान नहीं धरते, मन नहीं लगाते, और वह पुकार २ कर कह रहा है कि हे मनुष्यो! जो विद्वान् हमारे लिये व्याख्यान पूर्वक कहते थे। उन वचनों को हम लोग सुनते थे। ऐसा जानो (हमारे वचनों को हमारे ही मानो ईश्वरकृत मत जानो) हम पूछते हैं परमेश्वर का कहना न मानना नास्तिकपन और पशुवत् है वा नहीं? यदि है तो किस लिये उस के कथनानुसार वेद को सुना सुनाया वाक्य नहीं मानते और हठधर्मी से उस को ईश्वरकृत ही कहे चले जाते हैं। भला इस हठधर्मी का भी कुछ ठिकाना है॥

(पदार्थ)-हे धर्म्म में न चित्त देने वाले पते ! जलोंके समान निर्म्मल विद्या और सुशीलता में व्याप्त जो पराई पत्नियां हैं उन में व्यभिचार से वर्त्तमान तुमको मैं वहां से अच्छे प्रकार डिगाती हूं । हे अधर्म्म में चित्त देनेवाले पते ! निरन्तर शब्द विद्या से नम्रीभाव को प्राप्त हो रही हुई औरों की पत्नियों के समीप मूर्खपन से जानेवाले ! तुझ को मैं वहां से अच्छे प्रकार से छुड़ाती हूं। हे कुचाल में चित्त देनेवाले पते ! कल्याण के आचरण करती हुई पर पत्नियों के समीप अधर्म से जाने वाले तुझ को वहां से मैं अच्छे प्रकार पृथक् करती हूं। हे चंचल चित्तवाले पते ! अत्यन्त आनन्दित पर पत्नियों के समीप उन को दुःख देते हुए तुम को मैं वहां से बार २ कंपाती हूं। हे कठोर चित्तपते! अतिशय करके मीठी २ बोलियां बोलने वाली पर पत्नियों के निकट कुचाल से जाते हुए तुम को मैं अच्छे प्रकार हटाती हूं ! हे अविद्या में रमण करने वाले दिन के रूप में सूर्य्य की फैली हुई किरणों के समय में संगति की चाह करते हुए शुद्ध वीर्य वाले तुम को वीर्य्य के हेतु भले प्रकार छुड़ाती हूं ।।४८।।

(समीक्षक) यह पण्डित दयानन्दजी के कथनानुसार कोई स्त्री अपने पति को उपदेश करती है । इस से विदित है कि वेद के समय के लोग धार्मिक नहीं थे । पुरुष तो पराई पत्नियों के समीप अधर्म और पाप से जाते थे । अपने धर्म और परपत्नियों की लाज खोते और सत्य में बट्टा लगाते थे । उस युग की स्त्रियां अपने पतियों को बहुत कुछ बकती थीं पर वह एक नहीं सुनते थे । क्योंकि जैसा इस स्त्रीने अपने पुरुष को बेधड़क यह उपदेश किया है वैसा किसी पुरुष ने वेद मन्त्र में नहीं कहा कि हे धर्म पत्नी ! तेरे कहने से मैं परपत्नियों के निकट जाना छोड़ता हूं । यह मोटी सी अकल वाला मनुष्य भी जानता है कि जहां बसन्त और सोम और वीर्य और स्त्री पुरुष वर्णन होंगे वहां वीर्य का अर्थ मनी, सोम का अर्थ मद्यादि होगा, जिसका पीना महादेवादि पुराने आर्य्यों का चलन था और कामी पुरुष अपने काम में लातेहैं,न पुष्टिकारक बूटियां।क्या वह नामरद थे जो बूटियोंसे सहाय लेते थे नहीं नहीं, सब यह कामी पुरुषों की सी सामग्री और बातें थीं । सो पं० दयानन्द जी उन्हें छिपाते और मनुष्यकृत पुस्तकको ईश्वरकृत बताते हैं

ऐसे २ सैंकड़ों मन्त्र और भी हैं । जो अनेक स्त्रियों के बनाये दीख पड़ते हैं । यदि स्त्रियों के द्वारा ईश्वर ने इन मन्त्रों को प्रकाशित किया है तो यह

(पदार्थ)–हे स्त्री पुरुष जैसे पवन कम्पता है वा जैसे समुद्र अपनी लहरों से उछलता है, वैसे तुम्हारा यह पूर्ण दश महीने का गर्भ क्रम २ से बढ़े और ऐसे बढ़ता हुआ यह दश महीने में परिपूर्ण होकर ही उत्पन्न होवे ।।२८।।

(समीक्षक)–यदि जैसे वायु चलता अर्थात् आंधी उठती वा समुद्र लहरें मारता है वैसे गर्भ बढ़ता वा पेट फूलता तो दो ही दिन में गर्भवती स्त्री पेट फूल जानेके कारण मर जाती। यह बात अत्यन्त असम्भव है ग्रामीण लोगों के मानने योग्य भी नहीं वैसे ही क्रम २ गर्भ का बढ़ना भी अचम्भे की बात और गंवारी अलंकार है । यदि परमाणु २ अर्थात् ज़र्रा ज़र्रा भर कहा जाता तो ठीक था यहां जो इस के विरुद्ध कहा है और पूरे दश महीने के गर्भ के पूरे दशमास और बढ़ने की प्रार्थना की है इस से यह आप ही सिद्ध हुआ कि यह किसी विना समझ की स्त्री की प्रार्थना है सर्वज्ञ ईश्वर का वचन और विद्वान् पुरुष का कथन नहीं ।।

यस्यै ते यज्ञियो गर्भो यस्यै योनिर्हिरण्ययी अङ्गान्यह्रुता यस्य तन्मात्रा समजीगमꣳस्वाहा ॥ २९ ॥

(पदार्थ)–हे विवाहित सौभाग्यवती स्त्री मैं तेरा स्वामी जिस तेरी रोम सहित शुद्ध गर्भाशय है और जिस तेरा यज्ञ के योग्य गर्भ है जिस गर्भ के सुन्दर सीधे अङ्ग हैं। उस को गर्भ की कामना करने वाली तेरे साथ समागम करके धर्म युक्त क्रिया से अच्छी प्रकार प्राप्त होऊं ।।२९।।

(समीक्षक)–यह किसी कामी पुरुषका वचन है। धर्मात्मा मनुष्यकी सच्ची कथा नहीं। यदि ईश्वर का वाक्य है तो उसकी ईश्वरानी का पता दें कि जिस से वह ऐसे कथन कथता है क्या उस ने गर्भाशय को आंख से देख लिया था वा उस गर्भ के हाथ पैर खुर्दबीन से देख लिये थे जब कि गर्भवती महेश्वरी से एक वर्षके भीतर २ समागम करना दोष है तो वेद के ईश्वरने जो यह अपनी स्त्री से कहा है वेद मत के विरुद्ध है सत्य प्रमाण और मानने योग्य नहीं ।।

अ॒ꣳशुना॑त्वा प॒त्मन्ना धू॑नोमि। ककुननानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि। भन्दनानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि । मदिन्तमानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि । मधुन्तमानान्त्वा पत्मन्ना धूनोमि । शुक्रन्त्वा शुक्रआधूनोम्यन्हो रूपे सूर्यस्य रश्मिषु ॥ ४८ ॥

(समीक्षक)–यह पाप की बातें लज्जा की नाशक भी ईश्वर का उपदेश नहीं किन्तु किसी निर्बुद्धि निर्लज्ज यौवनवती स्त्री का गीत है कि बारंबार, कहती है कि हे वीर्य सींचने और वीर्य को धारण करने वाले पति तू सोमलता आदि का रस पी और मुझ में वीर्य को धारण कर मैं तेरे सङ्ग से वीर्यवान् पुत्र को प्राप्त होऊं ॥

जैसा इस भाग्यवती वीर्य की चाहना और पुत्र की इच्छा करने हारी ने अपने वीर्य के देने वाले से कहा है, ऐसा खुल्लमखुल्ला तो बाज़ार में बैठने वाली भी अपने ग्राहकों से नहीं कह सकतीं । यदि ईश्वर का कथन है तो उस के पुरुष का पता दें कि जिस से वह इस मन्त्रार्थ वीर्य धारण कराना और पुत्र को प्राप्त होना चाहता है ।

अवभृथ निचुम्पुण निचेरुरसि निचुम्पुणः। अवदेवैर्देवकृतमेनोयासिषमवमर्त्यैर्मर्त्यकृतम्पुरुराव्णो देवरिषस्पाहि देवानाᳬ समिदसि ॥ २७ ॥

(पदार्थ) हे गर्भ के धारण करने के पश्चात् उस की रक्षा करने और मन्द २ चलने वाले पति ! आप नित्य मन हरने और धर्म के साथ नित्य द्रव्य का संचय करने वाले हैं । हे सब से अपनी जय चाहने वाले विद्वन् और साधारण मनुष्यों के साथ वर्त्तमान ! आप जो मैं कामी पुरुषों वा साधारण मनुष्यों के किये हुए अपराध को प्राप्त होना चाहूं उस बहुत से अपराध देने वालों के धर्म छुड़ाने वाले काम से मुझे दूर रख ॥२७॥

(समीक्षक) गर्भ धारण करना और कराना मनुष्य आदि जीवोंका स्वभाव है, ईश्वर का नहीं । इस लिये यह भी किसी निर्लज्जा स्त्री की कथा हो सकती है । कामी पुरुषों का अपराध तो सब जानते हैं पर साधारण मनुष्यों के अपराध जिस से यह यौवनवती बचा चाहती है वह धर्म लुटाने वाले कौन हैं और धर्म रखने वाले कौन हैं। क्या धर्म लुटाने वाला अपराध करने वाले भी साधारण पुरुष हो सकते हैं, कभी नहीं । किन्तु यह अविद्या की बात अवश्य है । क्या ईश्वर आप सर्वशक्तिमान् नहीं । जो अपराधसे बचाने वाले सहायक तलाश करता है ॥

एजतु दशमास्यो गर्भो जरायुणा सह । यथायं वायुरेजति यथा समुद्रएजति । एवायं दशमास्यो अस्रज्जरायुणा सह ॥ २८ ॥

उपयाम गृहीतोऽसि बृहस्पतिसुतस्य देव सोम तऽइन्दोरिन्द्रियावतः । पत्नीवतोग्रहाँ२ ॥ ऽऋद्ध्यासम् । अहम्परस्तादहमवस्ताद्यदन्तरिक्षन्तदु मे पिताभूत् । अह ँ सूर्यमुभयतो ददर्शाहन्देवानां परमङ्गुहा यत् ॥९॥

(पदार्थ) हे ऐश्वर्य्यसम्पन्न! अति मनोहर पते! जिस आप को मैं कुमारी ने विवाह नियमों से स्वीकार किया है। उन सोम गुण सम्पन्न बहुत धन वाले और यज्ञ संबन्ध में प्रशंसनीय स्त्री ग्रहण करने वाले और बड़ी वेदवाणी के पालने वाले के पुत्र आप के गृह और संबन्धियों को प्राप्त होके मैं आगे और पीछेके समय में सुखों से बढ़ती जाऊं जिन विद्वानों की बुद्धि में स्थित सत्य विज्ञको मैं प्राप्त होती हूं। उसीको तू भी प्राप्त हो और जो मेरा पालन करने हारा हो मैं उस के अगले पिछले उन शिक्षा विषयों से जिस पर अपर के आत्मा रूप परमेश्वर को देखूं, उसी को तू भी देख ॥

(समीक्षक) यह मन्त्र किसी दम्भभरी यौवनवती स्त्री का वचन है कि अपने पति के धन अन्न और कुमारेपन के गुण गाती और मन हरता बताती है और उस के मन को ईश्वर की ओर फिराती है। यदि ईश्वर का वचन है, तो उस के पति का पता अवश्य देना चाहिये कि उस का मन हरता कौन है जिस की महिमा में उस ने यह निर्लज्ज मन्त्र गाया है ॥

अग्ना ३॥ इ पत्नीवन्त्सजूर्देवेन त्वष्ट्रा सोमम्पिब स्वाहा । प्रजापतिर्वृषासि रेतोधा रेतोमयि धेहि प्रजापतेस्ते वृष्णो रेतोधसो रेतोधामशीय ॥ १० ॥

(पदार्थ) हे समस्त सुख पहुंचाने वाले स्वामिन्! समान प्रीति करने वाले आप मेरे दिव्य सुख देने वाले, समस्त दुःख विनाश करने वाले, गुण के साथ सत्य वाणी युक्त क्रिया से सोमवल्ली आदि ओषधियों के विशेष आसव को पिओ, हे प्रशंसनीय यज्ञ सम्बन्धिनी स्त्री को ग्रहण करने, वीर्य्य सींचने, वीर्य्य धारण करने और सन्तानादि के पालने वाले जो आप हैं, वह सुफ विवाहित स्त्री में वीर्य को धारण कीजिये, हे स्वामिन् मैं वीर्य सींचने, पराक्रम धारण करने, सन्तान आदि की रक्षा करने वाले आप के सङ्ग से वीर्यवान् अति पराक्रमयुक्त पुत्र को प्राप्त होऊं ॥१०॥

देवियों के मुहाज़िबाने बअ़ज़

यजुर्वेद० अध्या० ८। मन्त्र ८।९।१०।२७।२८।८।२९।४८

उपयामगृहीतोसि सुशर्म्मासि सुप्रतिष्ठानो बृहदुक्षायनमः।
विश्वेभ्यस्त्वा देवेभ्य एष ते योनिर्विश्वेभ्यस्त्वा देवेभ्यः॥

(पदार्थ) हे पति! जैसे मैंने आप को नियम उपनियमों से ग्रहण किया है और अच्छी प्रतिष्ठा और अच्छे घर वाले हो, उन अत्यन्त वीर्य देने वाले आप को अच्छे प्रकार संस्कार किया हुआ अन्न चित्त का प्रसन्न करने वाला उचित समय पर देती हूं। जिस आप का यह सुखदायक महल है, उस आप को सब दिव्य सुखों के लिये सेवन करती हूं। और आप को समस्त विद्वानों के लिये नियुक्त करती हूं, वैसे आप मुझ को कीजिये॥

(समीक्षक) यह मन्त्र किसी स्त्री का वचन दीख पड़ता है, परमेश्वर का नहीं, फिर स्त्री भी कैसी कि जिस को लेश मात्र भी लज्जा नहीं और यह बात उस के इस वचन से विदित है कि अपने पति से इस प्रकार कहती है कि तुम अत्यन्त वीर्य देने वाले हो, मैं आप को समस्त विद्वानों के लिये नियुक्त करती हूं। वैसे आप मुझ को करें। क्या उस के पति का और कोई उत्तम शुभ गुण गाने के योग्य न था वा अत्यन्त वीर्य का दान करना ही सब से उत्तम गुण है। क्या कोई पुरुष अपनी स्त्री को अन्य पुरुष के लिये नियुक्त कर, करा सकता है? कभी नहीं। इस लिये यह अविद्या की बात है। ईश्वर का वचन नहीं हो सकता, महल में रहना खाना आदि चित्त का प्रसन्न करने वाला उचित समय पर देना स्त्री लोगों का काम जो इस में वर्णन है, यदि ईश्वरकृत है तो उस के पति का नाम बताना चाहिये जिस को अन्न देता और अत्यन्त वीर्य को प्राप्त होना चाहता है॥

।०

Swami Press Meerut.

التماس

تہذیب الملک میں مطبوعہ جنوری ۱۸۹۵؁ء میں ہم ویدون کی تعلیم کی بابت عرض کر چکے تھے کہ شایع کرنیکے قابل نہیں اور قوم میں تہذیب پھیلانے کی نیت سے شرمناک الفاظ و ناقص خیالات دیانندی بھاشیہ وغیرہ سے علیحدہ کر دیے جائین تاکہ اخلاق سلامت رہے فللہ الحمد کہ میری پُر درد آواز سنکر سماج نے ستیارتھ پرکاش اور بھومکا کے الفاظ بدلڈالے - اب دہلی میں موٹھ کی مسجد کے متصل بخط اُردو و زبان بھاشا دیانندی یجر وید بھاشیہ چھپا ہے جسکا ایک منتر بھی تصرف سے خالی نہیں اور جدی کتاب کا حکم رکھتا ہے اہل انصاف کے نزدیک باہم متضاد ہونیکے سبب یہ دونو ترجمے قابل اعتبار نہیں **ناگری** تو اسلئے کہ آریون نے قابل ترمیم یا خلاف تہذیب جانکر خود ترمیم کیا - اور **اُردو** اسلئے کہ کسی کمیٹی کی رائے سے متفق اور اصل کے مطابق نہیں اور کتنی بڑی آفت (تنازع) کا سامنا کرنا پڑا کہ ناگری کے قائل اُردو کو اور اُردو کے دیکھنیوالے ناگری کو جھٹلاوینگے اور الغرض فیصلہ جب کوئی شخص ان دونو کو اُردو وکنندہ کے پیش کریگا اُسوقت اُسے ضرور شرمندہ ہونا پڑیگا - کہ اُردو اصل ناگری کے خلاف ہے ماشاءاللہ آریہ مت اسی کا نام ہے کہ ہمیشہ مرمت ہوتا رہے - بھلا اس ترمیم کی کچھ حد بھی ہے کیا جبتک اصل کتاب اور مقابلہ کرنیوالے مولوی پادری وغیرہ موجود ہین تو یہ راز خفیہ رہسکتا ہے ہرگز نہیں پس اگر ہماری مانین تو ایک بڑی کمیٹی کر کے پہلی اصل کی مرمت فرمائین بعدازان اُسکا ترجمہ عالم میں پھیلائین اور جو کتابین دیانندجی شایع کر گئے تھے اُنہین واپس لیکر پرلوک مین پہونچا دین تاکہ اُن سے کوئی شخص مقابلہ کرنے نہ پائے -

اگر اُنکے زعم باطل میں دیانندی تعلیم قابل اشاعت اور واجب التعظیم ہے تو پھر دنیاوی شرم اور قانونی گرفت سے ڈر کر اُسکے لفظ کیون بدلتے ہین - اصل بھاشا ہی بخط اُردو چھپا دین تاکہ اصلی حقیقت سب پر عیان ہو اور ہمین بھی دوبارہ رائے دینے کا موقعہ ملے - اصلی چھپانے اور بھاشیہ چھڑانے سے تعلیم مذکورہ کی کمزوری اور پُر عیب ہونا ظاہر ہے اور چونکہ اصل کی موجودگی مین نقل کی ضرورت نہین اسواسطے مین نے اپنی تمام تصنیف مین بغرض اصلاح و فلاح قوم و اظہار حق دیانندجی کی ان خاص کتابون سے نقل کیا ہے جو اُنکے ہاتھون چھپکر شایع ہو چکی تھین تاکہ خصوم کو موقع حجت باقی نہ رہے اور ناظرین بھی انہین کی طرف رجوع فرمائین مصنوعی بھاشون کی راہ نجائین تاکہ دور مراد ہاتھ آئے - فقط - والسلام علی من اتبع الہدیٰ - المرقوم ۵ - مارچ ۱۹۰۰؁ء

پینتیس روپیہ انعام کا اشتہار

ہر خاص و عام پر واضح ہو کہ پنڈت مراری لال سکندر آبادی نے بمقام بلند شہر تقریری بحث مین جو سخت نیچا دیکھا تو ایک مدت تک خاموش رہے اب نمعلوم کسکے بہکانے سے اُنہون نے تحریری بحث پر آمادگی ظاہر کی چنانچہ حسب استدعاے اُنکے یہ عاجز ۳ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء کو سکندر آباد کی سماج مین حاضر ہوا۔ شان ایزدی اس تحریری مباحثہ مین بھی اس مرتبہ اُنکے ہوش باختہ ایسے ہوئے کہ اول تو سوال ہی سمجھہ مین نہ آیا پھر بصد مشکل سمجھا تو یہ کہا کہ اس منتر مین جورو خصم کا ذکر نہین۔ پھر دوسری مرتبہ خود ہی تحریر کیا کہ یہ جورو خصم کو نصیحت کرتی ہے حالانکہ یہ بھی لکھہ چکے تھے کہ یہ نصیحت ماؤن سے بچے حاصل کرین مگر افسوس کہ اُنکے معاونین پنڈتون نے بھی اس وقت غیرت نہ دلائی کہ ایسا الٹ پلٹ کیون کر دیا اور اپنے قلم سے کیون لکھدیا کہ تحریری بحث بھی ختم ہے ناچار خاکسار نے بھی اپنے گھر کی راہ لی۔ امید ہے چودھری مہابیر سنگھہ چاندوکھ والے اور دیوٹے والے گنگا سہاے شرما و پنڈت بھیم سین وغیرہ پنڈت جی کو مسلمانون سے بحث بازی سے روکتے رہ ۳ مارچ کی رات یاد دلاتے رہینگے بالفرض اُنہین شرم دامنگیر نہوئی تو مین سب طرح سے پھر حاضر ہون اور بذریعہ اشتہار ہذا شرکا بحث کو خصوصًا اور ہر ایک وید ماننے والے کو عمومًا بشرطیکہ اپنے مذہب سے واقف اور خواندہ ہو مطلع کرتا ہون کہ اگر پنڈت مراری لال سے نہین ہو سکا تو وہی اکیلے اکیلے یا سب ملکر تقریرًا یا تحریرًا غرضیکہ جس طرح بن پڑے منترہاے زیر بحث کو دیانندی ترجمہ کے روسے جو کہ ہمنے اس مباحثہ مین نقل کیا ہے ایشور کا کلام ثابت کر دین اور فی منتر پانچ روپیہ کل میزان ۳۵ روپیہ مجھسے لین۔ اگر میرا باور نہو تو جس شخص کے پاس چاہین جمع کرا لین۔ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ۔ المرقوم ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء

تمت

Swami Press Meerut.